مُسلِمِ اوَّل
شہِ مرداں علی
لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
از قلم:
محقق زماں مفتی محمد چمن زمان نجم القادری حفظہ
رئیس جامعۃ العین للعلوم الاسلامیہ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ألیس أول من صلی لقبلتکم وأعلم الناس بالقرآن والسنن

مُسلمِ اوّل شہِ مرداں علی عشق را سرمایۂ ایماں علی

انبیاءِ کرام علی نبیناو علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد افضل ترین ہستی سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی ہے۔ لیکن یہاں ہم بات افضلیت کی نہیں بلکہ اسلام میں اولیت اور تقدم کی کرنے جارہے ہیں۔

جب رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا پر وحی نازل ہوئی اور آپ ﷺ نے اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف لا کر ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کو حقیقتِ حال کی اطلاع دی تو ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نہ صرف رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی، بلکہ اسی لمحے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اور مدد و نصرت کے لیے کمربستہ ہو گئیں۔

لیکن سوال یہ ہے کہ تاجدارِ صداقت سیدنا ابو بکر صدیق اور مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا شیر خدا میں سے سب سے پہلے کس نے رسول اللہ ﷺ کی غلامی اختیار کی اور ان دونوں بزرگ ہستیوں میں سے پہلے کون مسلمان ہوا؟

اگر انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے تو کسی بھی عقلمند شخص کو یہ فیصلہ کرنے میں دشواری نہ ہو گی کہ:

مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا شیر خدا سیدنا ابو بکر صدیق سے پہلے اسلام لائے۔

کتبِ تاریخ و سیرت گواہ ہیں کہ حضرت مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا بچپن ہی سے رسول اللہ ﷺ کی کفالت میں تھے اور آپ کی رہائش رسول اللہ ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں ایسی ہی تھی جیسے باقی افرادِ خانہ کی تھی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی جنابِ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا سے بے مثال دوستی اور قرب تھا لیکن پھر بھی سیدنا ابو بکر صدیق افرادِ خانہ سے نہ تھے جبکہ مولائے کائنات گھر کے اندر موجود تھے۔ اور ظاہر سی بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام حضرت سیدنا ابو بکر صدیق تک پہنچنے سے پہلے اپنے افرادِ خانہ تک پہنچنا چاہیے تھا جن کے اندر جنابِ سیدنا مولا علی کی ہستی بھی موجود تھی۔

جیسے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ افرادِ خانہ سے تھیں تو سب سے پہلے پیغام انہیں ملا، یونہی سیدنا مولا علی افردِ خانہ سے تھے تو انہیں بھی دوست احباب کو پیغام پہنچنے سے پہلے پیغام مل جانا چاہیے تھا اور ایسا ہی ہوا اور جونہی پیغام ملا، مولائے کائنات نے رسول اللہ ﷺ کے پیغام کو قبول کیا اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی۔

اگر اس حقیقت پہ تھوڑی سی نظر کرلی جائے تو مولائے کائنات کے "پہلے مردِ مؤمن" ہونے میں کسی قسم کا تردد باقی نہیں رہتا، لیکن ضروری ہے کہ حقائق کو نگاہِ انصاف سے دیکھا جائے۔

اسلام کا تربیتی مزاج:

اسی طرح اگر ہم اسلام کے تربیتی مزاج کو دیکھتے ہیں تو یہ بات ہمارے سامنے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ اسلام نے اپنی ذات کے بعد افرادِ خانہ، اعزاء اقرباء حسبِ درجات کے حقوق کی تاکید کی اور افردِ خانہ اور عزیزوں رشتہ داروں کے علاوہ افرادِ انسانی کے حقوق کو مؤخر کیا۔

بنابریں:

جب رسول اللہ ﷺ کو حکمِ الہی پہنچا کہ آپ اہلِ زمین کو رب کی توحید کا پیغام سنایئے۔ تو بداہتِ عقل بلا تامل کہتی ہے کہ اس پیغام کی ابتداء رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا نے یقینا

یقیناً یقیناً اپنے کاشانۂ اقدس سے کی ہوگی۔
یہی وجہ ہے کہ ام المؤمنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلے کی خاتونِ اول ہیں۔
جب دعوت کی ابتداء گھر سے ہو رہی ہے تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت مولائے کائنات جو گھر میں موجود تھے، انہیں چھوڑ کر باہر کے افراد جو کتنے ہی قریبی کیوں نہ ہوں ان باہر کے افراد کو دعوتِ حق پیش کی جارہی ہو لیکن گھر کے اندر موجود افراد کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہو؟
یہ قضیہ نہ تو عقل کو تسلیم ہے اور نہ ہی مزاجِ شرع سے ہم آہنگ ہے۔ شرع شریف میں افرادِ خانہ کے حقوق دوست احباب کے حقوق سے کہیں بڑھ کر ہیں اور افرادِ خانہ کے حقوق کی ادائیگی شرع شریف کی نظر میں دیگر افراد کے حقوق کی ادائیگی سے کہیں زیادہ محبوب اور اضافی اجر کی باعث ہے۔
پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تبلیغِ دین کی ابتداء ایسے انداز میں کی جائے جو انداز خود اسی دین کے مزاج سے ہی ہم آہنگ نہ ہو؟؟؟
لہذا ہم مانتے ہیں کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہوا ہے۔ لیکن جب اس اختلاف کو نگاہِ انصاف سے دلائل کے ترازو میں تولا جائے تو مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا کے "پہلے مردِ مؤمن" ہونے میں کسی طرح کا تردد باقی نہیں رہتا۔

افضلیتِ سیدنا ابوبکر صدیق:

لیکن اس موقع پر ہم اس بات کا بھی برملا اظہار کرنا چاہیں گے کہ:
مولائے کائنات مولا علی کی اس بے مثال اور بے نظیر فضیلت و منقبت کو لے کر تاجدارِ صداقت سیدنا ابو بکر صدیق کی افضلیت پہ حملہ کرنا بھی کسی طور پر قرینِ انصاف نہیں۔۔۔!!!
عقل و نقل کے تقاضے پورے کرنے کے بعد ہمیں اس باب میں ذرہ بھر بھی تامل نہیں کہ

مولائے کائنات مولا علی ہی "پہلے مردِ مؤمن" ہیں اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مولائے کائنات کے بعد حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ لیکن اس کے باوجود افضلیتِ مطلقہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کا حصہ ہے **ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ**

سطورِ ذیل میں ہم اسی مسئلہ کی احادیثِ مرفوعہ وموقوفہ کے ذریعے کسی قدر وضاحت کرنا چاہیں گے۔ پہلے احادیثِ مرفوعہ جو عمدہ فی الباب ہیں، انہیں بیان کیا جائے گا۔ دوسرے مرحلے میں احادیثِ موقوفہ۔ پھر سیدنا ابو بکر صدیق سے متعلق مرویات اور ان کا انصاف کے ساتھ بالاختصار جائزہ اور آخر میں مولائے کائنات کے بچپن میں ایمان لانے کی بحث کو بالاختصار درج کیا جائے گا۔

اللہ جل وعلا انصاف کا دامن تھامے رکھنے کی توفیق بخشے۔ اپنے حبیبِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آلِ پاک کے صدقے دنیا وآخرت کی بھلائیوں سے ہمکنار کرے۔

آمین

بحرمة النبی الامین وآله الطاہرین

صلی اللہ تعالی علیه وعلی آله وسلم

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعة العین ۔ سکھر

29 رجب المرجب 1443ھ/ 03 مارچ 2022ء

فرامینِ مصطفی ﷺ

مولائے کائنات مولا علی کے "پہلے مردِ مؤمن" ہونے پر علماءِ اسلام، تابعین، صحابہ کے ان گنت اقوال ہونا اپنی جگہ، سب سے اہم بات یہ ہے کہ خود جنابِ رسالت مآب ﷺ کے فرامینِ عالیہ موجود ہیں جو صاف صاف فرما رہے ہیں کہ مولائے کائنات مولا علی ہی پہلے مردِ مؤمن ہیں۔

پہلی حدیث:

مولائے کائنات کی جانِ کائنات ﷺ سے روایت:

مولا علی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ تعالی علیہا سے فرمایا:

يَا فَاطِمَةُ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَنْكَحْتُكِ أَكْثَرَهُمْ عِلْمًا وَأَفْضَلَهُمْ حِلْمًا وَأَوَّلَهُمْ سِلْمًا

اے فاطمہ!

اللہ کی قسم میں نے تمہارا نکاح لوگوں میں سے سب سے زیادہ علم والے، سب سے بہتر بردباری والے، سب سے پہلے اسلام لانے والے کے ساتھ کیا۔

(الذریۃ الطاہرۃ للدولابی 90 ، تاریخِ دمشق 113/70)

اس موقع پر جملہ "أَوَّلَهُمْ سِلْمًا" یعنی "ان سب سے پہلے اسلام لانے والے" خصوصی توجہ چاہتا ہے۔ کیونکہ "ھم" سے مراد "مسلمان مرد" ہیں، جیسا کہ آئندہ روایات میں اس کی صراحت موجود ہے۔

پس رسول اللہ ﷺ مولائے کائنات کے بارے میں خود فرما رہے ہیں کہ:

تمام مسلمان مردوں میں پہلے مسلمان حضرت علی ہیں۔

دوسری حدیث:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی سرورِ کائنات ﷺ سے روایت:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے حضرت ابو الطفیل راوی اور ام المؤمنین سیدہ فاطمہ زہراء سے روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا:

أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّ زَوْجَكِ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ إِسْلَامًا وَأَعْلَمُهُمْ عِلْمًا؟

کیا تم اس پہ راضی نہیں کہ تمہارے شوہر سب مسلمانوں میں اسلام میں سب سے پہلے اور علم میں سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 1030)

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی سرورِ عالم ﷺ سے دوسری روایت:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ سے مسروق راوی، ام المؤمنین فرماتی ہیں مجھے سیدۃ نساء العالمین نے بتایا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

زَوْجُكِ أَعْلَمُ النَّاسِ عِلْمًا وَأَوَّلُهُمْ إِسْلَامًا وَأَفْضَلُهُمْ حِلْمًا

تمہارے شوہر علم میں سب سے زیادہ علم والے، سب سے پہلے اسلام لانے والے اور سب سے بہتر بردبار ہیں۔

(الذریۃ الطاہرۃ للدولابی 190 ، تاریخِ دمشق 132/42)

تیسری حدیث:

حضرت اسماء بنت عمیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدۃ نساء العالمین سے فرمایا:

زوجتك أقدمهم سلما وأعظمهم حلما وأكثرهم علما

میں نے تمہارا نکاح سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے بڑے بردبار، سب سے زیادہ علم والے کے ساتھ کیا۔

(تاریخِ دمشق 133/42)

چوتھی حدیث:

حضرت عمرِ فاروق کی جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت:

حضرت عمرِ فاروق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یَا عَلیّ أَنْت أول الْمُسلمين إسلاما وَأَنت أول الْمُؤمنِينَ ايمانا وَأَنت منى بِمَنْزِلَة هَارُون من مُوسَى

اے علی! تم مسلمانوں میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والے اور مؤمنین میں سب سے پہلے مؤمن ہو اور تم مجھ سے ایسے ہو جیسے حضرت موسی سے حضرت ہارون۔

(الفردوس بماثور الخطاب 8299 ، تاريخِ دمشق 167/42)

پانچویں حدیث:

حضرت ابو ایوب انصاری کی جانِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت:

حضرت ابو ایوب انصاری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سیدہ فاطمہ زہراء سے فرمایا:

أما علمت يا فاطمة أن لكرامة الله إياك زوجك أعظمهم حلماً، وأقدمهم سلماً، وأعلمهم علماً

اے فاطمہ! کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ جل وعلا نے تجھے یہ عزت دی کہ تمہارے شوہر سب سے بڑے بردبار، سب سے پہلے اسلام لانے والے، اور علم میں سب سے زیادہ ہیں۔

(مناقب علی لابن المغازلی 144)

چھٹی حدیث:

حضرت ابو ایوب انصاری سے دوسری روایت:

حضرت ابو ایوب انصاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صلت الملائكة علي وعلى علي سبع سنين، وذلك أنه لم يصل معي أحد غيره

سات سال تک فرشتے (صرف) مجھ پر اور حضرت علی پر درود بھیجتے رہے۔ کیونکہ (یہ عرصہ) میرے ساتھ حضرت علی کے علاوہ کسی نے نماز نہ پڑھی۔

(مناقب علی لابن المغازلی 17)

ساتویں حدیث:

حضرت بریدہ کی سرورِ عالم ﷺ سے روایت:

حضرت بریدہ سے دو مختلف طرق سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ زہراء سے فرمایا:

يَا فَاطِمَةُ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَهُمْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا

اے فاطمہ!

کیا تم اس پہ راضی نہیں کہ میں نے تمہارا نکاح سب سے پہلے مسلمان ہونے والے اور سب سے زیادہ علم والے کے ساتھ کرایا۔

(فضائل الصحابۃ 1346 ، المتفق والمفترق 162/1 ح 39 ، تاریخِ دمشق 131/42 ، 132)

آٹھویں حدیث:

حضرت معقل بن یسار کی جانِ عالم ﷺ سے روایت:

حضرت معقل بن یسار سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ زہراء سے فرمایا:

أَوَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا

کیا آپ اس پہ راضی نہیں کہ میں نے تمہارا نکاح میری امت میں سے سب سے پہلے مسلم، علم میں سب سے زیادہ، بردباری میں سب سے بڑے کے ساتھ کیا۔

(مسند احمد 220307 ، معجم کبیر 538 ، تاریخِ دمشق 126/42)

علامہ زین الدین عراقی نے فرمایا:

إسناده صحيح

(تخریج احادیث الاحیاء ص1180)

مجمع الزوائد میں فرمایا:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ وَثَّقَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَغَيْرُهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

(مجمع الزوائد 101/9)

چند صفحات بعد کہا:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِرِجَالٍ وُثِّقُوا.

(مجمع الزوائد 114/9)

حضرت معقل بن یسار سے مروی حدیثِ صحیح کے الفاظ قابلِ توجہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ

نے مولائے کائنات کو فقط بچوں کے اعتبار سے "قدیم الاسلام" نہیں فرمایا بلکہ پوری امت کی جانب نسبت کر کے فرمایا:

أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا

یعنی: میری پوری امت میں سے سب سے پرانے مسلم۔

اگر ایسے صحیح و صریح فرامینِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی شخص نہ مانے اور سیدنا ابو بکر صدیق کے اول المسلمین ہونے پر اصرار کرے تو ایسے شخص کو کیا کہا جاسکتا ہے؟

نویں حدیث:

حضرت سلمان فارسی کی جانِ جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت:

حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَى الْحَوْضِ أَوَّلُهُمْ إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

حوض پر سب سے پہلے آنے والا وہ شخص ہو گا جو اسلام لانے میں سب سے پہلے ہے، یعنی حضرت علی بن ابی طالب۔

(المستدرک علی الصحیحین 4662 ، مسند الحارث 980 ، معجم ابن الاعرابی 1298 ، مناقب علی لابن المغازلی 22 ، الفردوس بماثور الخطاب 93 ، التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ 164/1 ، تاریخِ دمشق 40/42)

دسویں اور گیارھویں حدیث:

حضرت ابو ذر غفاری اور حضرت سلمان فارسی:

حضراتِ ابو ذر غفاری اور سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولائے کائنات کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

إِنَّ هَذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَذَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَهَذَا فَارُوقُ هَذِهِ الْأُمَّةِ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهَذَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الظَّالِمِ

بے شک یہ سب سے پہلے مجھ پہ ایمان لائے اور قیامت کے روز سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ یہ ہی صدیقِ اکبر ہیں اور یہ اس امت کے فاروق ہیں، حق اور باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ یہ مومنین کے رئیس ہیں اور مال ظالم کا رئیس ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 6184 ، تاریخِ دمشق 41/42 ، انساب الاشراف للبلاذری 118/2)

مجمع الزوائد میں کہا:

وَفِيهِ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيفٌ.

(مجمع الزوائد 102/9)

دوسرا طریق:

حضرت ابوذر غفاری سے دوسرے طریق سے مروی ہے، جس میں عمرو بن سعید مصری نہیں ہیں۔ حضرت ابوذر غفاری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی سے فرمایا:

أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي، وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنْتَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَأَنْتَ الْفَارُوقُ تَفْرُقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الْكُفَّارِ

تم سب سے پہلے مجھ پہ ایمان لائے اور قیامت کے روز سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کروگے اور تم ہی صدیقِ اکبر ہو اور تم ہی فاروق ہو جو حق اور باطل کے بیچ فرق کرتے ہو اور تم مومنین

کے رئیس ہو اور مال کافروں کا رئیس ہے۔

(مسند بزار 3898 ، ترتیب الامالی الخمیسیۃ للشجری 705 ، تاریخِ دمشق 41/42 ، 42 ، فرائد السمطین 140/1 ح 102 ، 103 ، مناقب علی بن ابی طالب لابن مردویہ ص 65 ، 66 ح 35 ، 36 ، 37 ، التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمۃ 165/1 ح 384)

بارھویں حدیث:

حضرت انس بن مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت:

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

صلت الملائكة علي وعلى علي سبعاً، وذلك أنه لم يرفع إلى السماء شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله، إلا مني ومنه

سات سال تک فرشتے مجھ پر اور حضرت علی پر درود بھیجتے رہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آسمان کی جانب اس بات کی گواہی کہ " اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

(سات سال تک) یہ گواہی صرف میری اور علی کی جانب سے بلند ہوئی۔

(مناقب علی لابن المغازلی 19)

تیرھویں حدیث:

حضرت انس بن مالک کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسری روایت:

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدۃ نساء العالمین سے فرمایا:

زوجتك يا بنية أعظمهم حلما وأقدمهم سلما وأكثرهم علما

اے بیٹی! میں نے تمہارا نکاح سب سے بڑے بردبار، سب سے پہلے اسلام لانے والے اور

سب سے زیادہ علم والے کے ساتھ کیا ہے۔

(تاریخِ دمشق 132/42)

چودھویں حدیث:

حضرت عبداللہ بن عباس کی جانِ عالم ﷺ سے روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إن علياً أولكم إيماناً

بے شک علی تم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

(مناقبِ علی لابن المغازلی 76)

پندرھویں حدیث:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے دوسری حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ آپ ﷺ حضرت علی کے ہاتھ کو پکڑے ہوئے تھے:

هَذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي، وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ فَارُوقُ هَذِهِ الأُمَّةِ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ هُوَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الظَّلَمَةِ، وَهُوَ الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ

یہ سب سے پہلے مجھ پہ ایمان لائے اور قیامت کے روز سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ یہ اس امت کے فاروق ہیں، حق اور باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں اور مومنین کے رئیس ہیں اور مال ظالموں کا رئیس ہے۔ یہ ہی صدیقِ اکبر ہیں۔

(تاریخِ بغداد 120/11 ، الکامل فی ضعفاء الرجال 379/5 ، الضعفاء الکبیر للعقیلی 47/2 ، تاریخِ دمشق 42/42 ، 43 ، مناقب علی بن ابی طالب لابن مردویہ ص 66 ح 38)

سولھویں حدیث:

حضرت ابو لیلی غفاری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا:

ستكون بعدي فتنة، فإذا كان ذلك فالزموا علي بن أبي طالب، فإنّه أوّل من آمن بي، وأول من يصافحني يوم القيامة، هو الصديق الأكبر، وهو فاروق هذه الأمة، يفرق بين الحق والباطل، وهو يعسوب المؤمنين، والمال يعسوب المنافقين

میرے بعد فتنہ ہونے والا ہے تو جب ایسا ہو تو علی بن ابی طالب کا ساتھ مت چھوڑو کیونکہ وہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور قیامت کے روز سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے۔ وہ ہی صدیقِ اکبر ہیں اور اس امت کے فاروق ہیں حق اور باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں اور وہ ایمان والوں کے رئیس ہیں اور مال منافقوں کا رئیس ہے۔

(اسد الغابۃ 265/6 ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب 1744/4 ، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ 294/7 ، تاریخِ دمشق 450/42)

سترھویں حدیث:

حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے، فرمایا:

ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر تھے تو حضرت علی حاضرِ خدمت ہوئے۔ انہیں دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قد أتاكم أخي

تمہارے پاس میرا بھائی آگیا ہے۔

پھر فرمایا:

إنه أولكم إيمانا معي

یہ تم میں سے سب سے پہلے مجھ پہ ایمان لانے والے ہیں۔

(تاریخِ دمشق 371/42)

اٹھارھویں حدیث:

معاذہ عدویہ کی جانِ کائناتﷺ سے روایت:

معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرماتے سنا:

هَذَا عَلِيّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَوَّلَ النَّاسِ إِيمَانًا

یہ علی بن ابی طالب سب لوگوں سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

(التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمۃ 165/1 ح 381)

انیسویں حدیث:

حمید بن عبد الرحمن مدنی اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

السابقون عشرة من قريش فأولهم إسلاما علي بن أبي طالب رضي الله عنه

سابقین قریش کے دس افراد ہیں اور ان سب میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں۔

(المتفق والمفترق 716/1 ح 423)

بیسویں حدیث:

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہراء سے فرمایا:

زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَعْظَمَهَا حِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا

میں نے تمہارا نکاح میری امت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے بڑے بردبار، سب سے زیادہ علم والے کے ساتھ کیا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ 32131 ، الآحاد والمثانی 169)

مصنف عبد الرزاق اور معجمِ کبیر کے الفاظ اس طرح ہیں:

لَقَدْ زَوَّجْتُكِهِ وَإِنَّهُ لَأَوَّلُ أَصْحَابِي سِلْمًا، وَأَكْثَرُهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمُهُمْ حِلْمًا

تحقیق میں نے تمہارا نکاح حضرت علی سے کیا اور بے شک وہ میرے سارے صحابہ میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے بڑے بردبار ہیں۔

(مصنف عبد الرزاق 489/5 ، معجمِ کبیر للطبرانی 156)

مجمع الزوائد میں فرمایا:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَهُوَ مُرْسَلٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

(مجمع الزوائد 102/9)

بیس فرامینِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔۔۔!!!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان فرامینِ گرامی میں سے بعض کی اسانید پہ گفتگو ہو سکتی ہے، لیکن جب ان فرامینِ عالیہ کو مجموعی حیثیت سے دیکھا جائے تو کسی بھی منصف مزاج مسلمان کے اطمینانِ قلبی کے لیے بہت کافی ہیں۔

اور بالخصوص اس وقت جبکہ محدثین میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جنہوں نے دس طرق کو

متواتر گردانا اور علامہ جلال الدین سیوطی جیسی شخصیت نے کہا:

وَهُوَ الْمُخْتَارُ

یعنی تواتر کے بارے میں کم از کم دس کا عدد مختار ہے۔

اور یہ بھی کہا:

يَجِبُ الْعَمَلُ بِهِ مِنْ غَيْرِ بَحْثٍ عَنْ رِجَالِهِ

اس کے رجال سے بحث کے بغیر اس پہ عمل واجب ہے۔

(تدریب الراوی 627/2)

ایسی صورتِ حال میں مذکورہ بالا فرامینِ مصطفی ﷺ پر ثبوت کے لحاظ سے بحث کر کے متبادل راہ اختیار کرنا کسی لحاظ سے قرینِ انصاف نظر نہیں آتا۔

اللہ کریم جل وعلا کا ارشادِ گرامی ہے:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

اگر تمہارا کسی چیز کے بارے میں جھگڑا ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیرو، اگر تم اللہ اور آخری دن پہ ایمان رکھتے ہو۔ یہ بہتر اور اچھی تاویل ہے۔

(النساء 59)

اس حکمِ ربانی کا تقاضا یہ ہے کہ:

اگر علماء کے بیچ کسی رائے میں اختلاف ہو گیا تو آیاتِ قرآنیہ اور فرامینِ نبویہ میں اس کا حل تلاش کیا جائے۔ جب احادیثِ نبویہ میں حل ڈھونڈا تو رسول اللہ ﷺ سے بیس سے زائد

طرق، جن میں سے بعض تنہا حجیت کی صلاحیت رکھتے ہیں، ان بیس سے زائد طرق سے مروی ہے کہ:

حضرت مولا علی سب سے پہلے مردِ مؤمن ہیں۔۔۔!!!

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کے بارے میں خود سیدنا ابو بکر صدیق اور دو سے تین صحابہٴ کرام کی رائے ضرور ملتی ہے، لیکن حضرت ابو بکر صدیق کے اول المؤمنین ہونے پر کوئی ایک صریح حدیثِ مرفوع موجود نہیں۔

میں محققین کی اس تحقیق کو سمجھنے سے قاصر ہوں کہ:

اس باب میں حدیثِ مرفوع کو فیصل نہیں مانا جارہا۔۔۔!!!

کہیں ایسا تو نہیں کہ اس من مانی کا سبب فقط یہ ہو کہ حدیثِ مرفوع کو فیصل بنانے کی صورت میں مولائے کائنات کی منقبت ظاہر ہوتی ہے، اور چونکہ بعض لوگوں کو مولائے کائنات کے مناقب ماننے سے کافی انقباضِ قلبی کا شکار ہونا پڑتا ہے، لہذا اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامینِ عالیہ کو فیصل ماننے سے ہی روگردانی برت لی گئی۔۔۔؟؟

اقوالِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

مولائے کائنات:

مولائے کائنات سے پہلی روایت:

معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے مولا علی کو برسرِ منبر خطاب فرماتے سنا:

أَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ، آمَنْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤْمِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَسْلَمْتُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

میں ہی صدیقِ اکبر ہوں۔ میں ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے سے پہلے ایمان لایا اور ان کے اسلام لانے سے پہلے اسلام لایا۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 186 ، 187 ، التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ 165/1 ح 382 ، الکنی والاسماء للدولابی 1587 ، الاوائل لابی عروبۃ الحرانی 46)

مولائے کائنات سے دوسری روایت:

مولائے کائنات سے عباد بن عبد اللہ راوی کہ مولائے کائنات نے فرمایا:

أَنَا عَبْدُ اللهِ، وَأَخُو رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا الصِّدِّيقُ الأَكْبَرُ، لَا يَقُولُهَا بَعْدِي إِلَّا كَاذِبٌ

میں اللہ کا بندہ اور اللہ کے رسول کا بھائی ہوں۔ میں ہی صدیقِ اکبر ہوں، یہ بات میرے بعد نہ کرے گا مگر جھوٹا۔

(سنن ابن ماجہ 120 ، المستدرک علی الصحیحین 4584 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 961 ، السنن الکبری للنسائی 8338 ، الخصائص للنسائی حدیث 7 ، مصنف ابن ابی شیبۃ 32084 ، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 178 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1324 ، تفسیر ثعلبی 85/5 ، الخلعیات 504 ، الاوائل للعسکری ص133)

مذکورہ بالا حدیث کی بابت علامہ بوصیری کی رائے:

علامہ احمد بن ابی بکر کنانی بوصیری شافعی متوفی 840ھ نے زوائدِ ابن ماجہ میں فرمایا:

هَذَا إِسْنَاد صَحِيح رِجَاله ثِقَات

(مصباح الزجاجۃ 20/1)

علامہ سیوطی کی ابنِ جوزی پہ گرفت:

ابنِ جوزی نے اپنے مخصوص انداز کے مطابق اسے موضوعات میں ذکر کیا تو علامہ سیوطی نے تعقبات میں ابنِ جوزی کی صنیع سے عدمِ رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

قلت: اخرجه النسائی فی الخصائص والحاکم وقال: صحیح علی شرط الشیخین لکن تعقبه الذہبی بان عبادا ضعیف۔

(التعقبات ص336 ح 312)

مولائے کائنات سے تیسری روایت:

مولائے کائنات سے حبہ عرنی راوی اور حبہ عرنی سے ایک سے زائد طرق سے مروی، مولائے کائنات نے فرمایا:

أنا أول من أسلم

میں سب سے پہلے اسلام لایا۔

(مسند بن الجعد 491 ، مناقب علی لابن المغازلی 20 ، 21 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 1003 ، امالی المحاملی 209)

مولائے کائنات سے حبہ عرنی کی بعض روایات میں ہے:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں سب سے پہلے نماز میں نے اداء کی۔

(مسند احمد بن حنبل 1191 ، 1192 ، فضائل الصحابۃ احمد بن حنبل 999 ، 1003)

مولائے کائنات سے چوتھی روایت:

حبہ عرنی کی مولائے کائنات سے ایک روایت میں ہے کہ مولائے کائنات نے فرمایا:

اللَّهُمَّ لَا أَعْتَرِفُ أَنَّ عَبْدًا لَكَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَكَ قَبْلِي غَيْرَ نَبِيِّكَ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَقَدْ صَلَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّاسُ سَبْعًا.

اے اللہ! میں اس بات کا اعتراف نہیں کرتا کہ اس امت میں سے تیرے نبی کے علاوہ کسی نے مجھ سے پہلے تیری عبادت کی ہو۔ میں نے لوگوں کے نماز پڑھنے سے پہلے سات (سال نمازیں) پڑھیں۔ (اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ: سات سال کی عمر میں نماز پڑھی۔)

(مسند احمد 776)

مجمع الزوائد میں فرمایا:

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى بِاخْتِصَارٍ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

(مجمع الزوائد 102/9)

علامہ سخاوی نے فتح المغیث میں فرمایا:

سَنَدُهُ حَسَنٌ

(فتح المغيث 124/4)

بعض روایات کے الفاظ اس طرح ہیں:

عَبَدْتُ اللَّهَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں اس امت میں سے کسی ایک کے عبادت کرنے سے پہلے سات سال (تک یا سات سال کی عمر میں) عبادت کی۔

(المستدرک علی الصحیحین 4585)

مولائے کائنات سے پانچویں روایت:

عبد اللہ بن ابی ہذیل مولائے کائنات سے راوی، فرمایا:

مَا أَعْرِفُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَبَدَ اللهَ بَعْدَ نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي، عَبَدْتُ اللهَ قَبْلَ أَنْ يَعْبُدَهُ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِسَبْعِ سِنِينَ

نبی ﷺ کے بعد امت میں سے میں کسی کو نہیں جانتا جس نے اللہ جل و علا کی عبادت کی ہو میرے سوا۔ میں نے اللہ جل و علا کی اس امت میں سے سب سے پہلے سات سال عبادت کی۔

(السنن الکبری للنسائی 8339)

مولائے کائنات سے چھٹی روایت:

ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ نے سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالی وجہ الکریم کی جانب خط لکھا:

يَا أَبَا الْحَسَنِ: إِنَّ لِي فَضَائِلَ كَثِيرَةً وَكَانَ أَبِي سَيِّدًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَصِرْتُ مَلِكًا فِي الإِسْلَامِ، وَأَنَا صِهْرُ رَسُولِ اللهِ - صلى الله عليه وسلم - وَخَالُ الْمُؤْمِنِينَ، وَكَاتِبُ الْوَحْيِ

اے ابوالحسن!

میرے بہت سے فضائل ہیں۔ میرے والد دورِ جاہلیت میں سردار تھے۔ اور میں دورِ اسلام میں بادشاہ بنا۔ اور میں رسول اللہ ﷺ کا برادرِ نسبتی اور اہلِ ایمان کا ماموں ہوں اور کاتبِ وحی ہوں۔

جواباً سیدنا مولا علی مشکل کشا کرم اللہ تعالی وجہ الکریم نے فرمایا:

اے لڑکے لکھ:

مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ أَخِي وَصِهْرِي ... وَحَمْزَةُ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ عَمِّي

جنابِ محمد ﷺ جو اللہ کے نبی ہیں ، وہ میرے بھائی اور میرے سسر ہیں۔ اور حمزہ جو شہیدوں کے سردار ہیں وہ میرے چچا ہیں۔

وَجَعْفَرُ الَّذِي يُمْسِي ويضحِي ... يَطِيرُ مَعَ المَلَائِكَةِ ابْنُ أُمِّي

اور جعفر جو صبح شام فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں وہ میرے سگے بھائی ہیں۔

وَبنتُ مُحَمَّدٍ سَكَنِي وَعِرْسِي ... مَشوبٌ لَحْمُهَا بِدَمِي وَلَحْمِي

جنابِ محمد ﷺ کی بیٹی میری گھر والی اور بیوی ہے۔ اس کا گوشت میرے خون اور گوشت سے مل چکا ہے۔

وَسِبْطَا أَحْمَدَ ابنايَ مِنْهَا ... فَأَيُّكُمُ لَهُ سَهْمٌ كَسَهْمِي

رسول اللہ ﷺ کے نواسے ، میرے دونوں بیٹے انہی (سیدہ زہراء) سے ہیں۔ تو تم میں سے کون ہے جس کا حصہ میرے حصے کی مانند ہو؟

سَبَقْتُكُمُ إِلَى الإِسْلَامِ طُرًّا ... صَغِيرًا مَا بَلَغْتُ أَوَانَ حُلْمِي

اور میں تم سب سے پہلے اسلام کی جانب سبقت کر گیا۔ بچپن کے اندر، اس وقت میں عمرِ بلوغ کو بھی نہ پہنچا تھا۔

(تاریخِ دمشق 521/42 ، البداية والنهاية 8/8 ، 9 ، مستعذب الاخبار ص325 ، 326 ، سبل الهدى والرشاد 301/11 ، شرح الزرقانی علی المواهب 449/1 ، 450 ، سمط النجوم العوالی 78/3 ، 79 ، معجم الادباء 1812/4 ، اكمال تهذيب الكمال 346/9 ، الوافی بالوفيات 184/21)

فائدہ:

زرقانی نے بیہقی سے نقل کیا:

هذا الشعر مما يجب على كل متوان في علي حفظه ليعلم مفاخره في الإسلام.

یعنی جو شخص مولائے کائنات کے فضائل و مناقبِ غیر محصورہ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا ہو، اس پر کم از کم ان اشعار کو یاد کرنا واجب ہے تاکہ مولائے کائنات کے اسلام میں مفاخر کو جان سکے۔

(شرح الزرقانی علی المواہب 450/1)

مولائے کائنات سے ساتویں روایت:

نجیب بن سری سے مروی ہے کہ مولائے کائنات نے فرمایا:

سَبَقْتُهُمُ إِلَى الْإِسْلَامِ قُدْمًا غُلَامًا مَا بَلَغْتُ أَوَانَ حُلُمِي

میں سب لوگوں سے پہلے بہت پرانا اسلام لایا جبکہ میں بلوغ کی عمر کو بھی نہ پہنچا تھا۔

(السنن الکبری للبیہقی 12159)

مولائے کائنات سے آٹھویں روایت:

حضرت سعد بن معاذ کہتے ہیں کہ مولا علی نے فرمایا:

إني أول من أَسْلَم

بے شک میں پہلا مسلمان ہوں۔

(التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمۃ 164/1 ح 380)

مولائے کائنات سے نویں روایت:

حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ جب حضرت عمرِ فاروق کا وصال قریب آیا تو آپ نے چھ رکنی شوریٰ بنائی جن میں حضرت مولا علی، حضرت عثمان بن عفان، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن بن عوف تھے اور حضرت عبد اللہ بن عمر مشورہ میں تھے لیکن ولی بننے کا اختیار نہ تھا۔

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ مولائے کائنات نے ان سب سے فرمایا:

أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ صَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ قَبْلِي؟

میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے مجھ سے پہلے دونوں قبلوں کی جانب نماز اداء کی ہو؟

ابو الطفیل کہتے ہیں کہ سبھی نے جوابا کہا:

اللَّهُمَّ لا

اللہ کی قسم! نہیں۔

(تاریخ ابن ابی خیثمہ 166/1 ح 387)

مولائے کائنات سے دسویں روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس مولائے کائنات سے راوی، فرمایا:

إِنِّي لَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ

میں سب سے پہلے اسلام لایا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 362 ، 1022 ، مصنف عبد الرزاق 486/5)

مولائے کائنات سے گیارھویں روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ مولائے کائنات نے لوگوں کے چہروں کی جانب دیکھا اور فرمایا:

إني لأخو رسول الله ووزيره، وقد علمتم أني أولكم إيماناً بالله ورسوله، ثم دخلتم بعدي في الإسلام رسلاً

میں اللہ جل وعلا کے رسول ﷺ کا بھائی اور آپ ﷺ کا وزیر ہوں۔ آپ جانتے ہو کہ میں تم سب سے پہلے اللہ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ پہ ایمان لایا۔ پھر تم میرے بعد ٹھہر کر اسلام میں داخل ہوئے۔

(مناقب على لابن المغازلى 154 ، كتاب الولاية لابن عقدة ص 107 ح 94)

تواترِمعنوی:

مولائے کائنات سے اس سلسلے کی ان گنت روایات موجود ہیں، صرف گیارہ روایات ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ:

گیارہ طرق بعض اہلِ علم کے ہاں تواتر کا عدد ہیں۔

کتانی کہتے ہیں:

حديث النظر إلى على عبادة ورد من رواية أحد عشر صحابياً بعدة طرق قال السيوطي في التعقبات وتلك عدة التواتر في رأي جماعة.

(نظم المتناثر ص 243)

اور علامہ محمد طاہر فتنی متوفی 986ھ نے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے کہا:

وَهَذَا ورد من رِوَايَة أحد عشر صحابيا بعدة طرق وَتلك طرق عدَّة التَّوَاتُر فِي رَأْيِي.

اور یہ حدیث 11 صحابہ سے کئی طرق سے مروی ہے اور میری رائے کے مطابق یہ تواتر کی تعداد ہے۔

(تذکرۃ الموضوعات ص 97)

اور سطورِ بالا میں گزرا کہ بعض اہلِ علم کے ہاں دس طرق بھی درجۂ تواتر رکھتے ہیں۔ اور علامہ جلال الدین سیوطی جیسی شخصیت نے کہا:

وَهُوَ الْمُخْتَارُ

یعنی تواتر کے بارے میں کم از کم دس کا عدد مختار ہے۔

اور یہ بھی کہا:

يَجِبُ الْعَمَلُ بِهِ مِنْ غَيْرِ بَحْثٍ عَنْ رِجَالِهِ

اس کے رجال سے بحث کے بغیر اس پہ عمل واجب ہے۔

(تدریب الراوی 627/2)

برادرانِ اسلام!

خدارا انصاف!!!

مولائے کائنات کا "مسلمِ اول" ہونا:

جنابِ رسول اللہ ﷺ سے تواترِ معنوی کے ساتھ مروی۔۔۔۔

مولائے کائنات سے تواترِ معنوی کے ساتھ مروی۔۔۔۔

حدیثِ متواتر افادۂ یقین کرتی ہے اور اس کے رجال سے بحث نہیں کی جاتی۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ:

کچھ حضرات کو مولائے کائنات کی اس فضیلت کو ماننے میں خرابی نظر آتی ہے؟

جو حضرات حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا کی افضلیت مطلقہ کے مسئلہ میں نیک نیتی سے گفتگو کرتے ہیں، ان پر کسی طرح کی کوئی ملامت نہیں۔

لیکن ہمارا شکوہ ان حضرات کے بارے میں ہے جنہیں مولائے کائنات کی ہر خصوصیت سے "افضلیتِ مطلقہ" خطرے میں دکھائی دیتی ہے۔۔۔

وہ کسی بھی شخصیت کے لیے کچھ بھی خصوصیت مانیں تو جائز ہے، لیکن مولائے کائنات کی خصوصیات میں انہیں ایک جانب رفض کی تقویت نظر آتی ہے تو دوسری جانب افضلیت خطرے میں۔۔۔

واللہ تاللہ باللہ!

یہ راہِ اہلِ حق نہیں۔۔۔!!!

یہ فرقۂ ناجیہ اہلِ سنت کا منہج نہیں۔۔۔

فضائل و کمالات چھپانا تو یہود کا طریق ہے۔۔۔

یہود فضائلِ مصطفی ﷺ چھپاتے تھے اور یہ لوگ فضائلِ مرتضی چھپاتے ہیں۔۔۔!!!

اگر بات انصاف اور حقیقت پسندی کی کی جاتی تو سطورِ بالا میں مذکور احادیثِ متواترہ کے بعد کسی قیل و قال کی حاجت نہ رہتی۔

اور بالخصوص اس وقت کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی ایک بڑی تعداد سے یہی سوچ مروی ہے۔

الاستیعاب پھر اسد الغابۃ میں ہے:

وروى- عن سلمان، وأبي ذر، والمقداد، وخباب، وجابر، وأبي سعيد الخدري، وزيد بن الأرقم- أن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أول من أسلم، وفضله هؤلاء على غيره.

یعنی حضرت سلمان، جنابِ ابوذر، حضرت مقداد، حضرت خباب، جنابِ جابر، حضرت ابوسعید خدری، حضرت زید بن ارقم سے مروی ہے کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے اور ان سب صحابہ نے مولائے کائنات کو باقی سب پر فضیلت دی۔

(الاستیعاب 1090/3 ، اسد الغابۃ 291/2)

سطورِ ذیل میں ہم بعض صحابہ کی مرویات ذکر کرنا چاہیں گے:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما :

حضرت عبداللہ بن عباس سے پہلی روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مِقسَم راوی، فرمایا؛

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ

سب سے پہلے اسلام لانے والی شخصیت حضرت علی کی ہے۔

(جامع معمر بن راشد 20392 ، المعجم الكبير للطبرانی 12151 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 997 ، مصنف عبد الرزاق 321/5)

مجمع الزوائد میں ہے:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ وَلَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ.

(مجمع الزوائد 102/9)

حضرت عبداللہ بن عباس سے دوسری روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے طاوس راوی، فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ

سب سے پہلے اسلام لانے والی شخصیت حضرت علی کی ہے۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 185 ، 188 ، المعجم الکبیر للطبرانی 10924)

حضرت عبداللہ بن عباس سے تیسری روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس سے عمرو بن میمون راوی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس نے مولائے کائنات کے بارے میں فرمایا:

وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ

سیدہ خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے (حضرت علی ہیں۔)

(مسند احمد بن حنبل 3061 ، السنن الکبری للنسائی 8355 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1351 ، شرح مشکل الآثار للطحاوی 4083 ، المعجم الاوسط للطبرانی 2815 ، المعجم الکبیر للطبرانی 12593 ، الاحادیث المختارۃ 32 ، 33 ، 34 ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب 1091/3 ، تاریخ ابن ابی خیثمہ 158/1 ، 166/1)

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد ابنِ عبد البر فرماتے ہیں:

قال أبو عمر رحمه الله: هذا إسناد لا مطعن فيه لأحد لصحته وثقة نقلته، وهو يعارض ما ذكرناه عن ابن عباس في باب أبي بكر رضي الله عنه.

(الاستیعاب 1092/3)

حضرت عبداللہ بن عباس سے چوتھی روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس سے مجاہد راوی، فرمایا:

السُّبَّاقُ ثَلَاثَةٌ سَبْقُ يُوشَعَ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَصَاحِبِ يَاسِينَ إِلَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَلِيٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سابقین تین ہیں:

حضرت موسی علیہ السلام کی جانب سبقت کرنے والے یوشع ہیں۔ حضرت عیسی کی جانب سبقت کرنے والے صاحب یاسین ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی جانب سبقت کرنے والے حضرت علی ہیں۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 182 ، المعجم الکبیر للطبرانی 11152)

مجمع الزوائد میں کہا:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ، وَفِيهِ حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ الْأَشْقَرُ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ حَدِيثُهُمْ حَسَنٌ أَوْ صَحِيحٌ.

(مجمع الزوائد 102/9)

حضرت عبداللہ بن عباس سے پانچویں روایت:

حضرت عبد اللہ بن عباس سے عکرمہ راوی، فرمایا:

لِعَلِيٍّ أَرْبَعُ خِصَالٍ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ: هُوَ أَوَّلُ عَرَبِيٍّ وَأَعْجَمِيٍّ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ الَّذِي كَانَ لِوَاؤُهُ مَعَهُ فِي كُلِّ زَحْفٍ، وَالَّذِي صَبَرَ مَعَهُ يَوْمَ الْمِهْرَاسِ، وَهُوَ الَّذِي غَسَّلَهُ وَأَدْخَلَهُ قَبْرَهُ

مولا علی کے چار خصائل وہ ہیں جو کسی بھی دوسرے کو حاصل نہیں۔ آپ اہلِ عرب واہلِ عجم میں سب سے پہلے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نماز اداء فرمائی۔ اور آپ ہی وہ شخصیت ہیں کہ ہر جنگ میں رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا مولا علی کے پاس ہوا کرتا تھا۔

مولا علی ہی وہ ہیں جو احد کے روز حضور ﷺ کے ساتھ کھڑے رہے۔ اور آپ ہی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دے کر قبر میں داخل کیا۔

(المستدرک 4582 ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب 1090/3)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے علاوہ بھی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کی ایک بڑی تعداد سے یہی رائے منقول ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص:

قیس بن حازم کہتے ہیں کہ میں مدینۂ طیبہ میں تھا۔ میں بازار میں گھوم رہا تھا، جب میں احجارِ زیت پہ پہنچا تو میں نے لوگوں کو ایک گھڑ سوار پر جمع دیکھا اور وہ مولائے کائنات کو گالیاں دے رہا تھا اور لوگ اس کے ارد گرد کھڑے تھے۔

اچانک حضرت سعد بن ابی وقاص تشریف لائے اور ان لوگوں کے پاس آکر رکے۔ فرمایا:

مَا هَذَا؟

کیا مسئلہ ہے؟

لوگوں نے بتایا کہ ایک شخص ہے جو حضرت علی کو گالیاں بک رہا ہے۔ حضرت سعد آگے بڑھے تو لوگوں نے آپ کو رستہ دیا یہاں تک کہ حضرت سعد اس شخص پہ آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

يَا هَذَا، عَلَامَ تَشْتُمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ أَلَمْ يَكُنْ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ؟ أَلَمْ يَكُنْ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَلَمْ يَكُنْ أَزْهَدَ النَّاسِ؟ أَلَمْ يَكُنْ أَعْلَمَ النَّاسِ؟

اے شخص! حضرت علی کو کیوں گالیاں دے رہے ہو؟

کیا حضرت علی سب سے پہلے اسلام لانے والے نہیں؟

کیا حضرت علی سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز اداء کرنے والے نہیں؟

کیا آپ سب لوگوں سے بڑے زاہد نہیں؟

کیا آپ سب سے بڑے عالم نہیں؟

حضرت سعد بولتے رہے حتی کہ فرمایا:

أَلَمْ يَكُنْ خَتَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ؟ أَلَمْ يَكُنْ صَاحِبَ رَايَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَوَاتِهِ؟

کیا رسول اللہ ﷺ کے داماد نہیں؟

کیا رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں آپ ﷺ کے علم بردار نہیں؟

یہ کہہ کر حضرت سعد بن ابی وقاص قبلہ رو ہوئے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی:

اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا يَشْتِمُ وَلِيًّا مِنْ أَوْلِيَائِكَ، فَلَا تُفَرِّقْ هَذَا الْجَمْعَ حَتَّى تُرِيَهُمْ قُدْرَتَكَ

اے اللہ! یہ شخص تیرے دوستوں میں سے ایک دوست کو گالیاں دے رہا ہے۔ اے اللہ! ان لوگوں کے الگ ہونے سے پہلے انہیں اپنی قدرت دکھا۔

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں:

اللہ کی قسم! ہمارے وہاں سے ہٹنے سے پہلے اس شخص کا جانور زمین میں دھنس گیا اور اسے ان پتھروں پر گرادیا جس سے اس کا دماغ پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔

(المستدرک علی الصحیحین 6121)

امام حاکم نے فرمایا:

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

ذہبی نے کہا:

على شرط البخاري ومسلم

(المستدرک علی الصحیحین 6121)

رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ حضرت ابورافع:

حضرت ابو رافع سے پہلی روایت:

حضرت ابو رافع کہتے ہیں:

نُبِّيَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

رسول اللہ ﷺ نے اعلانِ نبوت پیر کے روز فرمایا اور حضرت علی منگل کے روز اسلام لائے۔

(مسند البزار 3871)

حضرت ابو رافع سے دوسری روایت:

حضرت ابو رافع ہی سے مروی ہے، فرمایا:

صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الِاثْنَيْنِ، وَصَلَّتْ خَدِيجَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَوْمَ الِإثْنَيْنِ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، فَمَكَثَ عَلِيٌّ يُصَلِّي مُسْتَخْفِيًا سَبْعَ سِنِينَ وَأَشْهُرًا قَبْلَ أَنَ يُصَلِّيَ أَحَدٌ

رسول اللہ ﷺ نے پیر کی صبح کو نماز اداء فرمائی اور ام المؤمنین سیدہ خدیجہ نے پیر ہی کے روز دن کے آخری حصے میں نماز پڑھی اور مولا علی نے منگل کے روز نماز پڑھی۔ پھر حضرت علی سات سال اور چند ماہ تک کسی اور کے نماز پڑھنے سے پہلے چھپ کر نماز پڑھتے رہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 952)

حضرت عبدالرحمن بن عوف:

حضرت عبد الرحمن بن عوف سے فرمانِ باری تعالیٰ:

"السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ"

سبقت لے جانے والے، سب سے پہلے۔

کے بارے میں مروی ہے، فرمایا:

هُمْ عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ كَانَ أَوَّلَهُمْ إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

وہ قریش کے دس لوگ ہیں اور ان سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں۔

(الضعفاء الكبير للعقيلى 235/1 ، تاريخِ دمشق 44/42)

حضرت انس بن مالک:

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں:

نُبِّئَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کے روز اعلانِ نبوت فرمایا اور مولائے کائنات منگل کے روز حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔

(المستدرک على الصحيحين 4587)

حضرت زید بن ارقم:

حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ

سب سے پہلے اسلام لانے والی شخصیت حضرت علی کی ہے۔

(جامع ترمذی 3735 ، مسند احمد بن حنبل 19281 ، 19306 ، المستدرک على الصحيحين 4663 ، السنن الكبرى للنسائى 8081 ، 8334 ، 8335 ، 8336 ، الشريعة

للآجری 1250 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 1000 ، 1004 ، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 180 ، الشریعۃ للآجری 1250 ، مصنف ابن ابی شیبۃ 32106 ، 33867 ، 35765 ، 35910 ، 36593)

امام ترمذی نے فرمایا:

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

(جامع ترمذی 3735)

حاکم نے کہا:

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ذہبی نے کہا:

صحيح

(المستدرک علی الصحیحین 4663)

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی:

حضرت یعلی بن مرہ سے مروی ہے، فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سب سے پہلے اسلام لانے والی شخصیت مولا علی کی ہے۔

(الضعفاء الکبیر للعقیلی 162/3)

حضرت سلمان فارسی:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا:

أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ وُرُودًا عَلَى نَبِيِّهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُهَا إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اس امت میں سے سب سے پہلے نبیِّ امت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والی شخصیت وہ ہے جو اسلام لانے میں سب سے پہلی ہے، یعنی حضرت علی بن ابی طالب۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 181)

قال في اللآلىء: وهذه متابعة قوية جدًا، ولا يضر إيراده بصيغة الوقف، لأن له حكم الرفع

(الفوائد المجموعة ص346)

حضرت مالک بن حویرث:

حضرت مالک بن حویرث سے مروی ہے، فرمایا:

كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ، وَمَنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ

مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں اور عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والی حضرت خدیجہ ہیں۔

(المعجم الكبير للطبرانی 648)

حضرت ابو موسی اشعری:

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا:

إِنَّ عَلِيًّا أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت علی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لانے والی پہلی شخصیت ہیں۔

(المستدرک علی الصحیحین 5963)

حضرت عفیف کندی:

حضرت عفیف کہتے ہیں کہ میں دورِ جاہلیت میں مکہ مشرفہ آیا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کا مہمان بنا۔ جب سورج چڑھ چکا اور اس نے آسمان میں حلقہ بنایا، میں کعبۂ مشرفہ کو دیکھ رہا تھا

کہ ایک جوان آیا، آسمان کی جانب دیکھا پھر قبلہ کی جانب چہرہ کر کے کھڑا ہو گیا۔ تھوڑا ہی وقت گزرا تو ایک لڑکا آیا اور اس کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تھوڑا سا وقت گزرا کہ ایک عورت آئی اور ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

پھر اس جوان نے رکوع کیا تو اس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا۔ وہ جوان اٹھا تو وہ لڑکا اور عورت بھی اٹھ گئے۔ وہ جوان سجدہ کرتے ہوئے زمین کی طرف گیا تو اس لڑکے اور عورت نے بھی اس کے ساتھ سجدہ کیا۔

میں نے کہا:

يَا عَبَّاسُ! أَمْرٌ عَظِيمٌ

اے عباس! بڑی بات ہے۔

حضرت عباس نے فرمایا:

أَمْرٌ عَظِيمٌ

بات تو بڑی ہے۔

پھر جنابِ عباس نے فرمایا:

أَتَدْرِي مَنْ هَذَا الشَّابُّ؟

جانتے ہو کہ یہ جوان کون ہے ؟

میں نے کہا: نہیں۔

حضرت عباس نے کہا:

هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، هَذَا ابْنُ أَخِي

یہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب میرے بھتیجے ہیں۔

پھر فرمایا:

تَدْرِي مَنْ هَذَا الْغُلَامُ؟

جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

حضرت عباس نے فرمایا:

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، هَذَا ابْنُ أَخِي

یہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہیں۔ یہ بھی میرے بھتیجے ہیں۔

پھر فرمایا:

هَلْ تَدْرِي مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ الَّتِي خَلْفَهُمَا؟

جانتے ہو کہ ان دونوں کے پیچھے کھڑی عورت کون ہیں؟

میں نے کہا: نہیں۔

حضرت عباس نے فرمایا:

هَذِهِ خَدِيجَةُ ابْنَةُ خُوَيْلِدٍ زَوْجَةُ ابْنِ أَخِي

یہ خدیجہ بنت خویلد ہیں میرے بھتیجے کی اہلیہ محترمہ۔

پھر جنابِ عباس نے فرمایا:

حَدَّثَنِي : أَنَّ رَبَّكَ رَبُّ السَّموَاتِ وَالْأَرْضِ أَمَرَهُ بِهَذَا الدِّينِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ، وَلَا وَاللهِ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ كُلِّهَا أَحَدٌ عَلَى هَذَا الدِّينِ غَيْرُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ

انہوں نے مجھے بتایا کہ کہ تمہارے پروردگار آسمانوں اور زمین کے رب نے انہیں اس دین کا حکم دیا ہے جس پر وہ ہیں۔ اور اللہ کی قسم! اس پوری زمین پر اس دین پر ان تین کے علاوہ کوئی نہیں۔

حضرت عفیف کندی بعد میں مسلمان ہوئے تو کہا کرتے تھے:

لو كان اللّٰه رزقني الإسلام يومئذ فأكون ثانيا مع عليٍّ

اگر اس روز مجھے اسلام کی توفیق مل جاتی تو میں حضرت علی کے ساتھ دوسرا مسلمان بنتا۔

(السنن الکبری للنسائی 8337 ، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 2999 ، تاریخ ابن ابی خیثمہ 167/1 ح 388)

حضرت جابر بن عبداللہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں:

أنهم كانوا يقولون: عليّ بن أبي طالب أوّل من أسلم.

صحابۂ کرام کہا کرتے تھے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں۔

(الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ 177/4)

حضرت بریدہ:

حضرت بریدہ سے پہلی روایت:

حضرت بریدہ سے مروی ہے، کہا:

أَنَّ خَدِيجَةَ، أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والا کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والی حضرت سیدہ خدیجہ اور حضرت مولا علی مشکل کشا ہیں۔

(المعجم الکبیر للطبرانی 1102 ، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 2998)

حضرت بریدہ سے دوسری روایت:

حضرت بریدہ سے دوسری روایت میں ہے، فرمایا:

وَأُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ

رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا پہ پیر کے روز وحی نازل ہوئی اور مولائے کائنات نے منگل کے روز نماز اداء فرمائی۔

(المستدرک علی الصحیحین 4586)

حاکم نے فرمایا:

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

حافظ ذہبی نے کہا:

صحيح

(المستدرک 4586)

حضرت محمد بن ابی بکر:

حضرت محمد بن ابی بکر نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف خط لکھا تو اس میں لکھا:

فكان أول من أجاب وأناب وآمن وصدق وأسلم وسلم أخوه وابن عمه علي بن أبي طالب: صدقه بالغيب المكتوم، وآثره على كل حميم، ووقاه بنفسه كل هوْل، وحارب حربه، وسالم سلمه، فلم يبرح مبتذلًا لنفسه في ساعات الليل والنهار والخوف والجوع والخضوع حتى برز سابقاً لا نظير له فيمن اتبعه، ولا مقارب له في فعله

یعنی رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کی دعوتِ حقہ کو سب سے پہلے قبول کرنے والے، سب سے پہلے ایمان لانے والے، سب سے پہلے مسلمان اور سرِ تسلیم خم کرنے والے رسول اللہ ﷺ کی بھائی اور آپ ﷺ کے چچا کے بیٹے حضرت علی بن ابی طالب تھے۔ پوشیدہ

غیب میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کی اور آپ ﷺ کی ذاتِ والا کو ہر عزیز پر ترجیح دی اور اپنا آپ پیش کر کے رسول اللہ ﷺ سے ہر تکلیف دہ چیز کو دور رکھنے کی کوشش کی۔ جنگ کی تو حضور ﷺ کی کی، صلح کی تو حضور ﷺ کی کی۔ دن رات، بھوک اور فاقے اور تنگی میں بھی اپنے آپ کو خدمتِ رسول ﷺ میں لگائے رکھا یہاں تک کہ مولا علی سبقت کر گئے اور رسول اللہ ﷺ کے پیروکاروں میں مولا علی کی کوئی نظیر نہیں اور آپ رضی اللہ تعالی عنہ کے کردار میں کوئی آپ کے قریب کا نہیں۔

(مروج الذہب 11/3)

حضرت کعب بن زھیر:

کعب بن زہیر کہتے ہیں:

إِنَّ عَلِيًّا لَمَيْمُونٌ نَقِيبَتُهُ ... بِالصَّالِحَاتِ مِنَ الْأَعْمَالِ مَشْهُورُ

بے شک حضرت علی کی رائے مبارک ہوتی ہے، آپ اعمالِ صالحہ کے ساتھ مشہور ہیں۔

صِهْرُ النَّبِيِّ وَخَيْرُ النَّاسِ مُفْتَخِرًا ... فَكُلُّ مَنْ رَامَهُ بِالْفَخْرِ مَفْخُورُ

نبی ﷺ کے داماد اور بابِ افتخار میں سب سے بہتر۔ تو جس شخص نے فخر میں آپ سے مقابلہ کی کوشش کی وہ فخر میں پیچھے رہ گیا۔

صَلَّى الطَّهُورَ مَعَ الْأُمِّيِّ أَوَّلَهُمْ ... قَبْلَ الْمَعَادِ وَرَبُّ النَّاسِ مَكْفُورُ

بے پڑھے نبیِّ ﷺ کی معیت میں انجامِ کار سے پہلے، سب سے پہلے نماز اداء کی، اس حال میں جب انسانوں کے پروردگار کا انکار کیا جاتا تھا۔

(تدریب الراوی 689/2 ، شرح الزرقانی علی المواہب 451/1)

سیدنا عباس، حضرت حسان، حضرت خزیمہ:

فرائد السمطین میں ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے مولائے کائنات کی شان میں فرمایا:

أَلَيْسَ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى لِقِبْلَتِكُمْ ... وَأَعْرَفَ النَّاسِ بِالْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ

کیا مولائے کائنات نے سب سے پہلے تمہارے قبلہ کی جانب نماز نہیں پڑھی؟

اور کیا آپ آثار و سنن کو سب انسانوں سے بڑھ کر جاننے والے نہیں؟

(فرائد السمطین 82/1)

فرائد السمطین میں یہ اشعار سیدنا عباس بن عبد المطلب سے مروی ہیں، لیکن بعض اہلِ علم نے ان کی نسبت حضرت حسان کی طرف کی ہے، فرمایا:

مَا كُنْتُ أَعْرِفُ أَنَّ الْأَمْرَ مُنْصَرِفٌ ... عَنْ هَاشِمٍ ثُمَّ مِنْهَا عَنْ أَبِي حَسَنِ

میں نہیں سمجھتا تھا کہ معاملہ خاندانِ بنی ہاشم پھر اس خاندان میں مولا علی سے کہیں اور جائے گا۔

أَلَيْسَ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى لِقِبْلَتِكُمْ ... وَأَعْرَفَ النَّاسِ بِالْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ

کیا آپ تمہارے قبلہ کی جانب پہلے نمازی نہیں اور قرآن و سنت کو سب سے بڑھ کر جاننے والے نہیں؟

(تفسیر کبیر 427/2 ، 511/18 ، البحر المحیط 327/6 ، اللباب فی علوم الکتاب 529/1 ، غرائب القرآن 240/1 ، السراج المنیر 137/2)

جبکہ بعض اہلِ علم نے اس شعر کی نسبت حضرت خزیمہ بن ثابت کی طرف کی کہ آپ نے فرمایا:

أَلَيْسَ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى لِقِبْلَتِكُمْ ... وَأَعْرَفَ النَّاسِ بِالْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ

کیا مولا علی نے سب سے پہلے انسانوں کے قبلہ کی جانب نماز نہیں پڑھی ؟ اور کیا آپ قرآن و سنت کو سب سے زیادہ جاننے والے نہیں ؟

(طرح التثریب 85/1 ، شرح الزرقانی علی المواہب 451/1 ، فتح المغیث 124/4)

دسیوں حدیثیں، درجنوں طُرُق:

مولائے کائنات کا "مسلمِ اول" ہونا۔۔۔

ذاتِ مصطفی ﷺ سے بطورِ تواتر منقول ہونے کے بعد، حضرت سعد بن ابی و قاص، حضرت ابو رافع، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت انس بن مالک، حضرت زید بن ارقم، حضرت یعلی بن مرہ ثقفی، حضرت سلمان فارسی، حضرت مالک بن حویرث، حضرت ابو موسی اشعری، حضرت عفیف کندی، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت بریدہ، حضرت محمد بن ابی بکر، حضرت کعب بن زہیر، سیدنا عباس، حضرت حسان، حضرت خزیمہ سے کئی کئی طرق سے مروی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس سے پانچ طرق سے مروی ہے۔ خود مولائے کائنات سے دس سے زائد طرق سے مروی ہے۔ اور اگر مراسیل کی طرف آئیں تو بات اعداد و شمار سے آگے گزر جاتی ہے، لیکن ہم فقط چند روایات کی جانب اشارہ پر ہی اکتفاء کرنا چاہیں گے:

عبداللہ بن بریدہ:

عبد اللہ بن بریدہ سے مرسلا مروی ہے، کہا:

أَنَّ خَدِيجَةَ، أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کے ساتھ سب سے پہلے اسلام لانے والے شخصیات حضرت سیدہ خدیجہ اور حضرت مولا علی مشکل کشا ہیں۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 177)

عبیداللہ بن ابی رافع:

حضرت ابو رافع کے بیٹے عبید اللہ سے مروی ہے، کہا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةٌ

مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت مولا علی ہیں اور عورتوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والی سیدہ خدیجہ ہیں۔

(مسند البزار 3872)

ابو حمزہ:

ابو حمزہ مولائے انصار سے مروی ہے، کہا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں۔

(السنة لابی بکر بن الخلال 385)

سعید بن جبیر:

سعید بن جبیر نے حضرت مولائے کائنات کے بارے میں کہا:

ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ، وَزَوْجُ فَاطِمَةَ، وَأَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی، سب سے پہلے مسلمان، زوجِ بتول، ابو الحسنین۔

(حلية الاولياء 294/4)

حضرت حسن بصری وغیرہ:

قتادہ حضرت حسن بصری وغیرہ سے راوی، فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ بَعْدَ خَدِيجَةَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ، أَوْ سِتَّ عَشْرَةَ

ام المؤمنین سیدہ خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت مولا علی تھے اور اس وقت آپ کی عمر پندرہ یا سولہ برس تھی۔

(جامع معمر بن راشد 20391 ، السنن الصغير للبيهقى 2274 ، السنن الكبرى للبيهقى 12164 ، فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل 998 ، مصنف عبد الرزاق 321/5)

محمد بن کعب:

محمد بن کعب کہتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوَّلُهُمَا أَظْهَرَ إِسْلَامَهُ، وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ فَرَقًا مِنْ أَبِيهِ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ أَبُو طَالِبٍ وَهُوَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَسْلَمْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: آزِرِ ابْنَ عَمِّكَ يَا بُنَيَّ وَانْصُرْهُ، قَالَ: " وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوَّلَهُمَا إِسْلَامًا

سب سے پہلے حضرت ابو بکر اور حضرت علی اسلام لائے۔ ابو بکر صدیق پہلے وہ ہیں جنہوں نے اپنے اسلام کو ظاہر کیا۔ اور حضرت علی نے اپنے والدِ گرامی کے ڈر سے اپنا ایمان چھپائے رکھا۔ پھر جنابِ ابو طالب نے حضرت علی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دیکھ لیا تو فرمایا:

کیا تم مسلمان ہو چکے ہو؟

حضرت علی نے عرض کی: جی ہاں۔

سیدنا ابو طالب نے فرمایا: بیٹا! اپنے چچا کے بیٹے کی مدد و نصرت کر۔

محمد بن کعب نے کہا: حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی میں سے حضرت علی پہلے اسلام لائے۔

(اخبار مكة للفاكهي 2007 ، فضائل الصحابة 268)

ساٹھ سے زائد طرق:

سطورِ بالا میں دسیوں احادیثِ مرفوعہ، بیسیوں احادیثِ موقوفہ و مراسیل بیان ہوئیں جن کی تعداد مجموعی طور پر ساٹھ سے متجاوز ہے، وہ سب ایک امر کلی میں مشترک ہیں اور وہ ہے:

"مولائے کائنات کا مسلمِ اول ہونا"

شرع شریف کی معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے بھی بخوبی جانتے ہیں کہ اس قدر کثیر طرق سے تو عقائد و نظریات کا اثبات بھی بآسانی ہو سکتا ہے، پھر اگر مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا کے مسلمِ اول ہونے کے اثبات میں ان کو قاصر سمجھا جائے تو اس سے بڑی زیادتی کون سی ہو گی؟

پس احادیثِ مذکورہ بالا کے پیشِ نظر بغیر کسی شک و شبہ اور بغیر کسی قسم کے تردد کے یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ:

مُسلمِ اوّل شہِ مرداں علی۔۔۔!!!

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

اتمامِ فائدہ کے لیے ہم اس بات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ:

ایک رائے یہ بھی ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے۔

جن حضرات کی یہ رائے ہے وہ اپنے دعوی کی دلیل کے طور پہ مندرجہ ذیل روایات پیش کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق:

پہلی روایت:

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق نے فرمایا:

أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ؟

کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا؟

(جامع ترمذی 3667 ، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم 18 ، مسند البزار 35 ، صحیح ابن حبان 6863 ، الشریعۃ للآجری 1247 ، 1248 ، الاحادیث المختارۃ 18 ، 19 ، الابانۃ الکبری لابن بطہ 108)

دوسری روایت:

ابو نضرہ سے مرسلا مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق نے فرمایا:

أَوَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى؟

کیا میں پہلا نمازی نہیں؟

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 271)

حضرت عبداللہ بن عمر:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، فرمایا:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ

سب سے پہلے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اسلام لائے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی 8365)

حضرت شعبی کی عبداللہ بن عباس سے روایت:

شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس سے پوچھا:

مَنْ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ؟

سب سے پہلے اسلام کون لائے؟

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ

حضرت ابو بکر صدیق۔

پھر فرمایا:

کیا آپ نے حضرت حسان بن ثابت کا قول نہیں سنا:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرَ الْبَرِيَّةِ أَتْقَاهَا وَأَعْدَلَهَا ... بَعْدَ النَّبِيِّ وَأَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

الثَّانِي التَّالِي الْمَحْمُودُ مَشْهَدُهُ ... وَأَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا؟

(المستدرک علی الصحیحین 4414 ، معجم کبیر 12562 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 103 ، الشریعۃ للآجری 1245 ، 1246 ، الابانۃ الکبری لابن بطہ 98)

اقول بتوفیق اللہ تعالی وعونہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے متعدد طرق سے حضرت مولائے کائنات کے بارے میں مروی ہے کہ سب سے پہلے مولائے کائنات اسلام لائے اور فقط شعبی نے

روایت کیا کہ پہلے مسلم حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔

بنا بریں: یہ روایت شاذ ہے۔

حضرت ابراھیم نخعی:

حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے، فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو بکر صدیق پہلی وہ شخصیت ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسلام لائے۔

(فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل 262 ، 263 ، 265 ، 269 ، 270 ، 273 ، 539 ، 657 ، السنة لابی بکر بن الخلال 522 ، الشریعة للآجری 1252 ، 1253 ، مصنف ابن ابی شیبة 36583)

اسماعیل بن امیہ:

اسماعیل بن امیہ کا کہنا ہے:

أَوَّلُ مُؤْمِنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، يَعْنِي: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ

نبی ﷺ کی ذاتِ والا پہ پہلے ایمان لانے والے ابو بکر صدیق ہیں۔ یعنی سب سے پہلے مسلمان۔

(فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل 656)

ابواروی الدوسی:

ابو اروی الدوسی کہتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

سب سے پہلے ابو بکر صدیق اسلام لائے۔

(امالی المحاملی 396)

ابنِ سیرین:

ابنِ سیرین کہتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةُ

مردوں میں سے پہلے مسلمان حضرت ابو بکر صدیق ہیں اور عورتوں میں سے پہلی مسلمان سیدہ خدیجہ ہیں۔

(فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 272)

جنابِ عطاء:

عطاء کہتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔

(السنۃ لابی بکر بن الخلال 523)

یوسف بن یعقوب ماجشون:

یوسف بن یعقوب ماجشون کہتے ہیں کہ ہم نے ہمارے کئی مشائخِ فقہاء کو سنا جن میں سعد بن ابراہیم، صالح بن کیسان، ربیعۃ بن ابی عبد الرحمن، عثمان بن محمد اخنسی اور کئی ایک کہا کرتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق مردوں میں سے پہلے مسلمان ہیں۔

(فضائل الصحابۃ 264 ، الشریعۃ للآجری 1255 ، الابانۃ الکبری لابن بطہ 110)

حضرت ابوبکر صدیق
سے متعلقہ روایات کا محمل

سیدنا ابو بکر صدیق کی فضیلت بلکہ افضلیتِ مطلقہ میں ہمیں کوئی تردد نہیں۔ لیکن یہاں گفتگو فقط اس قدر ہے کہ:

آیا سیدنا ابو بکر صدیق پہلے اسلام لائے یا مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا شیر خدا؟

سطورِ بالا میں مولائے کائنات کی ذاتِ والا کے لیے جس کثرت کے ساتھ مرویات مذکور ہوئیں، ان کے بعد کسی بھی منصف مزاج کو ذرہ بھر تردد نہیں ہو سکتا کہ:

مسلمِ اول مولائے کائنات مولا علی کی ذاتِ والا ہیں۔۔۔!!!

اولیتِ اضافیہ:

رہی بات سیدنا ابو بکر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے اول المسلمین ہونے والی مرویات کی تو:

ابنِ سیرین، جنابِ عطاء، یوسف بن یعقوب اور ان کے ہم معنی روایات صاف بتا رہی ہیں کہ:

ان حضرات کی مراد اولیتِ حقیقیہ نہیں بلکہ اولیتِ اضافیہ ہے۔

کیونکہ یہ حضرات صاف صاف فرما رہے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یعنی: مردوں میں سے سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابو بکر صدیق ہیں۔

اور ظاہر ہے کہ مولائے کائنات کا شمار اس وقت "مردوں" کے بجائے "بچوں" میں ہوتا تھا،

لہذا ابنِ سیرین، جنابِ عطاء اور یوسف بن یعقوب ماجشون والی روایات مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا کے "مسلمِ اول" ہونے والی روایات کے منافی و مخالف نہیں۔

ابنِ اسحاق کی تصریح:

ابنِ اسحاق نے بھی تصریح کی کہ سیدنا ابو بکر اول المسلمین نہیں بلکہ مولائے کائنات مولا علی اول المسلمین ہیں۔ جس کا مطلب صاف یہی نکلتا ہے کہ جن حضرات نے سیدنا ابو بکر صدیق کے حق میں اولیت فی الاسلام کا قول کیا ان کی مراد "اولیتِ اضافیہ" ہی ہو سکتی ہے، بصورتِ دیگر اس قول کی صحت کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی۔ البتہ مولائے کائنات کے حق میں باعتبار ذکور کے "اولیتِ حقیقیہ" ہے۔ ابو بکر احمد بن ابی خیثمہ نے تاریخ کبیر میں عنوان باندھا:

أول من أَسْلَم عليٌّ ثم زَيْد ثم الصديق ثم عُثْمَان والزُّبَيْر:

سب سے پہلے مولا علی اسلام لائے، پھر جنابِ زید بن حارثہ، پھر سیدنا صدیقِ اکبر، پھر جنابِ عثمان وزبیر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔

پھر اس کے تحت ابنِ اسحاق کی اس گفتگو کو بیان کیا:

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثم أَسْلَم بعد عليٍّ زيدُ بْن حارثة مولى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فكان أول ذكر أَسْلَم وصلى بَعْد عَلِيّ بْن أبي طالب، ثم أَسْلَم أَبُو بكر بْن أبي قحافة الصديق فلما أَسْلَم أظهر إسلامه ودعا إِلَى اللَّه وإلى رسوله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وكان أَبُو بكر أنسب قريش لقريش، وأعلم قريش بها وبما كان فيها من خير وشر، وكان مَأْلَفًا لقومه سَهْلاً، فأَسْلَم عَلَى يديه فيما بلغني: عُثْمَان بْن عَفَّان والزُّبَيْر بْن الْعَوَّام.

یعنی ابنِ اسحاق سے مروی ہے، فرمایا:

حضرت علی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم حضرت زید بن حارثہ اسلام لائے، تو زید بن حارثہ پہلے مرد ہیں جو مولائے کائنات کے بعد اسلام لائے۔ پھر سیدنا ابو بکر صدیق اسلام لائے

،جب سیدنا ابو بکر صدیق اسلام لائے تو انہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا اور اللہ جل وعلا اور اس کے رسول ﷺ کی طرف دعوت کا آغاز کیا۔ سیدنا ابو بکر صدیق اہلِ قریش کے سب سے بڑے نسب داں اور نسبِ قریش اور اس کے اعلیٰ وادنی کے سب سے بڑے عالم تھے۔ قوم کو آپ سے انس اور آپ نرم مزاج تھے۔مجھے یہ روایت پہنچی کہ آپ کے ہاتھ پہ حضرت عثمان بن عفان اور جنابِ زبیر بن عوام مسلمان ہوئے۔

(تاریخ ابن ابی خیثمہ 167/1 ح 389)

یہی ابنِ اسحاق مولائے کائنات کے حق میں "اولیتِ حقیقیہ" کی صراحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثُمّ كَانَ أَوّلَ ذَكَرٍ مِنْ النّاسِ آمَنَ بِرَسُولِ اللهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، وَصَلّى مَعَهُ، وَصَدّقَ بِمَا جَاءَهُ مِنْ اللهِ تَعَالَى: عَلِيّ بْنُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ- رِضْوَانُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ- وهو يومئذ ابن عشر سنين.

پھر انسانوں میں سے سب سے پہلے مرد جو رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا پہ ایمان لائے اور آپ ﷺ کی معیت میں نماز اداء کی اور رسول اللہ ﷺ جو کچھ اپنے پررودگار کی طرف سے لے کر آئے اس کی تصدیق کی وہ علی بن ابی طالب ہیں۔ اس وقت آپ کی عمر دس سال تھی۔

(تاريخ ابن ابي خيثمة 162/1 ، الاستيعاب 1090/3 ، سيرت ابن ہشام 245/1)

اشتباہ اور اس کے اسباب

اور اگر یہ بات مان لی جائے کہ جن حضرات نے سیدنا ابو بکر صدیق کے مسلمانِ اول ہونے کا قول کیا ان کی مراد "اولیتِ حقیقیہ" ہے تو یقیناً یہ قول اشتباہ کی بنیاد پر ہے۔

رہا سوال کہ:

اشتباہ کا سبب کیا بنا؟

تو اس سلسلے میں کئی احتمالات ہیں:

اشتباہ کا پہلا سبب:

اشتباہ کا پہلا سبب یہ بنا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق جیسے ہی مسلمان ہوئے تو انہوں نے اسلام کا اظہار کر دیا۔ لیکن سیدنا مولا علی کو شاید اندازہ نہ ہو کہ ان کے والدِ گرامی سیدنا ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ انہیں اسلام سے نہیں روکیں گے ، جیسا کہ بعد میں ایسا ہی ہوا کہ جب سیدنا ابو طالب رضی اللہ تعالی عنہ کو مولائے کائنات کے اسلام کی اطلاع ہوئی تو انہیں تاکید کی کہ رسول اللہ ﷺ کی مدد و نصرت میں کوئی کمی نہ کریں۔

لیکن چونکہ قبل از وقت شاید مولائے کائنات کو سیدنا ابو طالب کے ممکنہ ردِ عمل کا اندازہ نہ تھا، اس وجہ سے سیدنا مولا علی کے اسلام کے ظہور میں کچھ تاخیر ہو گئی تو بعض لوگ یہ سمجھ بیٹھے کہ شاید اول المسلمین سیدنا صدیقِ اکبر کی ذاتِ والا ہیں۔

محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا کہ سیدنا ابو بکر صدیق اور مولائے کائنات میں سے پہلے مسلمان کون ہوا۔ تو جنابِ محمد بن کعب قرظی نے فرمایا:

سُبْحَانَ اللَّهِ! عليٌّ أَوَّلَهُمَا إِسْلامًا، وَإِنَّمَا اشْتُبِهَ عَلَى النَّاسِ؛ لأَنَّ عَلِيًّا أَوَّلُ مَا أَسْلَمَ كَانَ يُخْفِي إِسْلامَهُ مِنْ أَبِي طَالِبٍ، وأَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ فَأَظْهَرَ إِسْلامَهُ،

فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَوَّلَ مَنْ أَظْهَرَ إِسْلامًا، وَكَانَ عليٌّ أَوَّلَهُمْ إِسْلامًا. فَاشْتَبَهَ عَلَى النَّاسِ وَلا شَكَّ أَنَّ عَلِيًّا عِنْدَنَا أَوَّلُهُمَا إِسْلامًا

سبحان اللہ!

حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی میں سے مولا علی پہلے اسلام لائے۔ لوگوں کو اس وجہ سے اشتباہ ہوا کہ مولا علی اسلام کے ابتدائی ایام میں اپنے والدِ گرامی سیدنا ابو طالب سے اپنا اسلام چھپایا کرتے تھے اور حضرت ابو بکر صدیق اسلام لائے اور اپنے اسلام کو ظاہر کر دیا۔ پس ابو بکر صدیق پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا اور اسلام لانے میں سب سے پہلے حضرت علی ہیں، پس لوگوں کو اشتباہ ہو گیا اور ہمارے نزدیک کوئی شک نہیں کہ ان دونوں ہستیوں میں سے مولا علی پہلے اسلام لانے والے ہیں۔

(التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمۃ 165/1 ، تاریخِ دمشق 44/42 ، الاستیعاب 1092/3 ، اسد الغابۃ 291/2 ، امتاع الاسماع 34/1 ، تاریخ الخمیس 286/1 ، شرح زرقانی علی المواہب 449/1)

ابنِ حبان نے ذکر کیا:

فكان أول من آمن برسول الله صلى الله عليه وسلم زوجته خديجة بنت خويلد، ثم آمن علي بن أبي طالب وصدقه بما جاء به وهو ابن عشر سنين، ثم أسلم أبو بكر الصديق- فكان علي بن أبي طالب يخفي إسلامه من أبي طالب ، وأبو بكر لما أسلم أظهر إسلامه. فلذلك اشتبه على الناس أول من أسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ والا پہ سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ خدیجہ بنت خویلد ایمان لائیں، پھر حضرت علی ایمان لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی

دس سال کی عمر میں تصدیق کی۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق اسلام لائے۔ حضرت علی نے اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا اور حضرت ابو بکر جب اسلام لائے تو اپنے اسلام کا اظہار فرمایا، اسی وجہ سے لوگوں پر پہلا مسلمان مشتبہ ہو گیا۔

(السيرة النبوية واخبار الخلفاء لابن حبان 67/1)

سیدنا ابوبکر صدیق پہلے مُظْھِرِ اسلام

الاستیعاب میں کہا:

والصحيح في أمر أبي بكر أنه أول من أظهر إسلامه

یعنی سیدنا ابو بکر صدیق کے معاملے میں صحیح قول یہ ہے کہ آپ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنا مسلمان ہونا ظاہر کیا۔

(الاستيعاب 1092/3)

بنابریں:

سیدنا صدیقِ اکبر پہلے "**مُظْھِرِ اِسْلَام**" ہوئے نہ کہ "**مُسْلِمِ اَوَّل**" اور مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا نے سیدنا ابو بکر صدیق کی اس منقبت کو تسلیم کیا۔

فرمایا:

ابو بکر صدیق نے چار چیزیں مجھ سے پہلے پائیں جن تک میری رسائی نہ ہو سکی:

سبقني إلى إفشاء الإسلام, وقدم الهجرة, ومصاحبته في الغار, وإقام الصلاة وأنا يومئذ بالشعب يظهر الإسلام وأخفيه

ابو بکر صدیق اسلام کے اظہار میں مجھ سے سبقت کر گئے، ہجرت میں مجھ سے پہل کی، غار کی صحبت انہی کو ملی اور نماز کی امامت ان کے حصے میں آئی۔ اس وقت (یعنی ابتدائے اسلام میں)

میں گھاٹی میں تھا، وہ اسلام کا اظہار کرتے تھے اور میں نے چھپایا ہوا تھا۔

(تاریخِ دمشق 291/30 ، الریاض النضرۃ 89/1 ، 90 ، کنز العمال 514/12 ، جمع الجوامع 604/17 ، حسن التنبہ 213/4 ، المواہب اللدنیہ 133/1 ، سبل الہدی والرشاد 303/2 ، 304)

مولائے کائنات کا یہ فرمان جہاں سیدنا ابو بکر صدیق کے اظہارِ اسلام میں سابق ہونے پر ناطق ہے، وہیں یہ بھی سمجھا رہا ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق اسلام لانے میں حضرت علی سے سابق نہ تھے، ورنہ بابِ مناقب میں اظہارِ اسلام کی نسبت نفسِ اسلام کا شمار اولی تھا۔

اسی معنی کو بیان کرتے ہوئے اہلِ علم نے کہا:

وأول رجل عربی بالغ أسلم وأظهر إسلامه أبو بكر بن أبی قحافة

پہلا عربی بالغ مرد جو اسلام لایا اور اپنے اسلام کا اظہار کیا وہ ابو بکر بن ابی قحافہ ہیں۔

(المواہب اللدنیہ 133/1)

مرد کہہ کر سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے احتراز کیا، عربی کہہ کر موالی سے احتراز کیا، بالغ کہہ کر سیدنا مولا علی سے احتراز کیا، "اظہار" بول کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ اگرچہ سیدنا صدیقِ اکبر مسلمِ اول نہیں لیکن پہلے مظہر اسلام ضرور ہیں۔

سبل الہدی والرشاد میں کہا:

وجمع بعض المحققين بين الاختلاف بالنسبة إلى عليّ وأبي بكر بأن أبا بكر أول من أظهر إسلامه، وأن عليًا أول من أسلم بعد خديجة، ويحققه ما مرّ.

بعض محققین نے مولائے کائنات اور سیدنا صدیقِ اکبر کی نسبت اختلاف کو بایں طور جمع کیا کہ:

حضرت ابو بکر صدیق پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا۔

اور سیدہ خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت علی ہیں۔

اور گزشتہ کلام اسی کی تحقیق کرتی ہے۔

(سبل الہدی والرشاد 304/2)

اشتباہ کا دوسرا سبب:

اشتباہ کا ایک سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ:

چونکہ سیدنا مولائے کائنات سے نہ تو کبھی معاذ اللہ شرک کا صدور ہوا اور نہ ہی کوئی معاذ اللہ کفریہ نظریہ رکھا۔ اس لیے بعض حضرات نے حضور مولائے کائنات کے لیے "اسلم" یعنی "اسلام لے آئے" کے الفاظ استعمال ہی نہ کیے۔

یہ الفاظ مولائے کائنات کے لیے استعمال نہ ہونے اور باقی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے لیے استعمال ہونے کی وجہ سے بھی اشتباہ ہو گیا۔

تقی الدین مقریزی کہتے ہیں:

وأما علي بن أبي طالب ، فلم يشرك باللّٰه قط، وذلك أن اللّٰه تعالى أراد به الخير فجعله في كفالة ابن عمه سيد المرسلين محمد صلّى اللّٰه عليه وسلّم ، فعند ما أتى رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم الوحي، وأخبر خديجة رضي اللّٰه عنها وصدقت، كانت هي وعلي بن أبي طالب، وزيد بن حارثة حب رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم- يصلون معه

حضرت مولا علی نے ایک لمحہ بھی (معاذ اللہ) شرک نہ کیا۔ کیونکہ اللہ جل و علا نے مولائے کائنات سے خیر کا ارادہ فرمایا تو انہیں اپنے چچا زاد بھائی سید المرسلین جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کی کفالت میں دے دیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا کی جانب وحی آئی اور آپ ﷺ نے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ کو بتایا اور آپ نے تصدیق کی تو سیدہ خدیجہ،

حضرت مولا علی، حضرت زید بن حارثہ حِبِّ رسول ﷺ حضور ﷺ کی معیت میں نماز اداء کیا کرتے تھے۔

پھر فرمایا:

فلم يحتج عليّ رضي اللّه عنه أن يدعى، ولا كان مشركا حتى يوحّد فيقال أسلم، بل كان- عند ما أوحى اللّه إلى رسول اللّه صلّى اللّه عليه وسلّم- عمره ثماني سنين، وقيل: سبع سنين، وقيل: إحدى عشر سنة. وكان مع رسول اللّه صلّى اللّه عليه وسلّم في منزله بين أهله كأحد أولاده يتبعه في جميع أحواله.

حضرت مولا علی کو نہ تو دعوت دینے کی ضرورت پیش آئی اور نہ ہی آپ (معاذ اللہ) مشرک تھے کہ توحید پرستی اختیار کرتے تو کہا جاتا: (اب) مسلمان ہو گئے ہیں۔

بلکہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ والا پہ وحی کے وقت آپ کی عمرِ شریف آٹھ سال، یا سات سال، یا گیارہ سال تھی اور رسول اللہ ﷺ کے کاشانۂ اقدس میں آپ ﷺ کی اولاد کی طرح رہا کرتے اور تمام تر احوال میں رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے۔

(امتاع الاسماع 33/1 ، 34)

اشتباہ کا تیسرا سبب:

بعض اہلِ علم نے کہا کہ:

سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا مولائے کائنات کے اسلام کے بارے میں کسی کو اختلاف ہی نہیں کہ ان دونوں ہستیوں میں سے پہلے مسلم کون ہیں۔ اصل اختلاف اس بات میں ہے کہ اسلام لانے کے وقت سیدنا مولا علی بالغ تھے یا نابالغ تھے۔ اصل اختلاف اس مسئلہ میں تھا لیکن بعض حضرات نے یہ سمجھا کہ شاید اول المسلمین کے بارے میں اختلاف ہے۔

حاکم فرماتے ہیں:

وَلَا أَعْلَمُ خِلَافًا بَيْنَ أَصْحَابِ التَّوَارِيخِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوَّلُهُمْ إِسْلَامًا، وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوا فِي بُلُوغِهِ

میں اربابِ تواریخ کے بیچ اس مسئلہ میں کسی اختلاف کو نہیں جانتا کہ بلا شبہ حضرت سیدنا مولا علی صحابۂ کرام میں سے سب سے پہلے اسلام لائے۔ اربابِ تاریخ کا اختلاف (اول المسلمین میں نہیں بلکہ ان کا اختلاف وقتِ اسلام) حضرت سیدنا مولا علی کے بلوغ کے بارے میں ہے۔

(معرفة علوم الحديث ص22 ، 23 ، جامع الاصول 118/12)

کیا روایات کے بیچ تعارض ھے؟

یہاں تک کی ہماری گفتگو کا حاصل اور خلاصہ یہ ہے کہ:

پہلے مردِ مؤمن سیدنا مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا شیر خدا ہیں۔ لیکن جن حضرات نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے مسلمِ اول ہونے کا قول کیا، یا تو ان کی مراد اولیتِ اضافیہ ہے، یا ان کا یہ قول اشتباہ پر مبنی ہے۔

لیکن اگر کوئی شخص اصرار کرے کہ:

سیدنا ابو بکر صدیق کے حق میں اولیتِ اضافیہ نہیں بلکہ اولیتِ حقیقیہ ہے اور اس سلسلے میں وارد روایات کو اشتباہ پر محمول کرنے کے بجائے تعارض کی صورت بنانے کی کوشش کرے جب بھی رجحان اسی بات کو ہے کہ:

مسلمِ اول مولائے کائنات ہیں۔

حافظ ابنِ حجر فرماتے ہیں:

ورجح جمع أنه أول من أسلم

اس قول کو (یعنی سیدنا مولا علی مشکل کشا کے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ سے پہلے اسلام لانے اور اول المسلمین ہونے کو) ایک بڑی جماعت نے راجح قرار دیا۔

(تقريب التهذيب ص 402 ، شرح الزرقانی علی المواهب 451/1)

وجہ اس کی یہ ہے کہ:

یہ تعارض محض صوری ہے، حقیقی تعارض ہے ہی نہیں۔

کیونکہ:

مولائے کائنات کے مسلمِ اول ہونے کے بارے میں حدیثِ مرفوع متواتر موجود ہے، جبکہ سیدنا ابو بکر صدیق کے حق میں کوئی ایک بھی صریح حدیثِ مرفوع موجود نہیں۔

اگر اقوالِ صحابہ کے بیچ تعارض کی صورت بنائی جائے تو اس کی اپنی حیثیت ہے لیکن اقوالِ صحابہ فرامینِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معارض کیسے ہوسکتے ہیں؟

اور اگر حدیثِ مرفوع متواتر سے قطع نظر محض اقوالِ صحابہ ہی کو دیکھ لیا جائے جب بھی سیدنا مولائے کائنات کا مسلمِ اول ہونا راجح ہے۔

کیونکہ:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا مسلمِ اول ہونا صحابۂ کرام میں سے خود سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت عبد اللہ بن عمرو غیرہما سے مروی ہے اور وہ بھی بطورِ آحاد۔ حضرت عبد اللہ بن عباس کی اس سلسلے کی روایت شاذ ہے۔

اس کے مقابل سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کا مسلمِ اول ہونا لگ بھگ بیس صحابۂ کرام سے بطورِ تواتر مروی ہے اور واضح سی بات ہے کہ:

اخبارِ آحاد حدیثِ متواتر کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضرت ابوبکر صدیق خیر المسلمین

حق یہ ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق اول المسلمین نہیں بلکہ خیر المسلمین ہیں۔ جن حضرات کو افضلیت و خیریت کے مفاہیم کی خبر تک نہیں انہیں مولائے کائنات کا نام سنتے ہی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے کہ اگر مولائے کائنات کو اول المسلمین کہہ دیا تو کہیں افضلیت پہ حملہ نہ ہو جائے۔ لیکن یہ ان حضرات کی جہالت ہے، ورنہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص اور جنابِ محمد بن حنفیہ سے جب سیدنا ابو بکر صدیق کے مسلمِ اول ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو دونوں ہستیوں نے صاف صاف فرمادیا کہ:

حضرت ابو بکر صدیق مسلمِ اول نہیں۔۔۔!!!

ہاں!

خیر المسلمین ضرور ہیں۔۔۔!!!

پس اگر افضلیت مطلقہ کا مدار "اولیت فی الاسلام" ہوتا تو یہ بزرگ ہستیاں اولیت کی نفی کر کے خیریت کا اثبات نہ کرتیں۔۔۔!!!

حضرت سعد بن ابی وقاص:

محمد بن سعد بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ گرامی جنابِ سعد بن ابی وقاص سے پوچھا:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَوَّلَهُمْ إِسْلَامًا؟

کیا سیدنا ابو بکر صدیق سب سے پہلے اسلام لائے؟

حضرت سعد نے فرمایا:

لَا وَلَكِنَّهُ كَانَ خَيْرَنَا إِسْلَامًا

ایسا نہیں ہے۔ لیکن وہ ہم سب میں سے اسلام کے معاملے میں بہتر تھے۔

(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم 75)

حضرت محمد بن حنفیہ:

سالم کہتے ہیں کہ میں نے جنابِ محمد بن حنفیہ سے کہا:

أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا؟

حضرت ابو بکر صدیق سب سے پہلے اسلام لائے؟

جنابِ محمد بن حنفیہ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے کہا:

فِيمَ عَلَا أَبُو بَكْرٍ وَسَبَقَ حَتَّى لَا يُذْكَرَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ؟

پھر حضرت ابو بکر صدیق کو بلندی اور سبقت کیسے ملی حتی کہ ابو بکر صدیق کے علاوہ کسی کی بات ہی نہیں کی جاتی۔

حضرت محمد بن حنفیہ نے فرمایا:

كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلَامًا حِينَ أَسْلَمَ حَتَّى لَحِقَ بِرَبِّهِ

آپ جب مسلمان ہوئے تو اسلام کے معاملے میں سب سے افضل تھے (اور اسی حالت پہ باقی رہے) یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے جا کر ملے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ 36595 ، معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم الاصبہانی 77)

البدایۃ والنہایہ میں ہے:

وَرَوَى ابْنُ عَسَاكِرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّهُمَا قَالَا: لَمْ يَكُنْ أَوَّلَهُمْ إِسْلَامًا، وَلَكِنْ كَانَ أَفْضَلَهُمْ إِسْلَامًا. قَالَ سَعْدٌ: وَقَدْ آمَنَ قَبْلَهُ خَمْسَةٌ.

یعنی ابنِ عساکر نے سعد بن ابی وقاص اور محمد بن حنفیہ سے روایت کیا کہ آپ دونوں نے فرمایا کہ سیدنا ابو بکر صدیق سب سے پہلے اسلام نہیں لائے لیکن آپ کا اسلام سب سے افضل تھا۔

سعد نے کہا: حضرت ابو بکر صدیق سے پہلے پانچ لوگ مسلمان ہو چکے تھے۔

(البدایۃ والنہایۃ 38/3)

بچپن میں اسلام
مولائے کائنات کی عظیم منقبت

مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا شیر خدا نہ صرف اول المسلمین ہیں ، بلکہ آپ نے اپنے بچپن میں ہی رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھا، آپ ﷺ کی اطاعت کی ، آپ ﷺ کی مدد و نصرت کے لیے کمربستہ ہوگئے اور مولائے کائنات کا بچپن کی حالت میں اس عظیم کام کے لیے کھڑے ہو جانا آپ کے عظیم مناقب سے ہے۔

جیسا کہ اللہ جل و علا نے سیدنا یحیی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں فرمایا:

يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا

اے یحیی! کتاب کو مضبوطی سے تھامو۔ اور ہم نے یحیی کو بچپن میں ہی حکم سے نوازا۔

(سورہ مریم 12)

اور سیدنا عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی پیدائش کے فورا بعد اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا

میں اللہ کا بندہ، اللہ جل و علا نے مجھے کتاب سے نوازا اور مجھے نبوت عطا فرمائی۔

(سورہ مریم 30)

پھر رسول اللہ ﷺ نے مولائے کائنات سے مخاطب ہو کر فرمایا:

إِنَّ فِيكَ مِنْ عِيسَى مَثَلًا

بے شک تمہارے اندر عیسی علیہ السلام کی مثال موجود ہے۔

(مسند احمد بن حنبل 1377 ، فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل 1222 ، السنۃ لابن ابی عاصم 1004 ، مسند البزار 758 ، معجم ابن الاعرابی 1550 ، المستدرک علی الصحیحین 4622 ، فضائل الخلفاء الراشدین لابی نعیم الاصبہانی 54)

اللہ جل وعلا نے مولائے کائنات کو سیدنا عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے کئی وجہ سے مناسبت عطا فرمائی۔ شیخِ مجدد فرماتے ہیں:

وحضرتِ امیر در ہر دو طرف مناسبت بحضرت عیسی دارند۔ صلوات اللّٰہ سبحانہ وتسلیماتہ علی نبینا وعلیہ

یعنی مولائے کائنات جہتِ دعوت اور جہتِ ولایت ہر دو میں سیدنا عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے مناسبت کے حامل ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر اول مکتوب 251 ، 410/1)

پس جیسے سیدنا عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو بچپن میں ہی کتاب اللہ عطا کر دی گئی اور مقامِ نبوت سے سرفراز فرما دیا گیا، یونہی اللہ جل وعلا نے سیدنا مولا علی کو بچپن میں ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہونے اور دینِ اسلام کی ترویج واشاعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد ونصرت کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔

لیکن یہاں ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ:

حضرت یحیی علیہ السلام کو بچپن میں نبوت ملنا آپ علیہ السلام کے عظیم مناقب سے شمار ہوتا ہے۔۔۔سیدنا عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کا بچپن میں مقامِ نبوت پر فائز ہونا حضرت عیسی کے عظیم مناقب میں سے ایک ہے۔۔۔ لیکن جب بات سیدنا مولا علی کی آتی ہے تو" بچپن " کے

لفظ کا اضافہ کر کے صرفِ نظر کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

جو چیز مولائے کائنات کے عظیم ترین مناقب سے ہے، اسی کو بہانہ بنا کر مولائے کائنات کی عظیم منقبت کو معمولی قرار دینے کی کوشش کہاں کا انصاف ہے؟؟؟

مولائے کائنات مولا علی نے جہاں اپنے اول المسلمین ہونے کو اپنی منقبت شمار کیا وہیں اپنے بچپن میں اسلام کو بھی مستقل منقبت شمار کرتے ہوئے فرمایا:

سَبَقْتُكُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ طُرًّا   صَغِيرًا مَا بَلَغْتُ أَوَانَ حُلُمِي

میں نے تم سب سے پہلے اسلام کی جانب سبقت کی، بچپن میں، جبکہ میں بلوغ کی عمر کو بھی نہیں پہنچا تھا۔

لیکن صد افسوس!!!

جو چیز حضرت یحیی علیہ السلام کے لیے منقبت، حضرت عیسی علیہ السلام کے لیے منقبت، وہی چیز جب مولائے کائنات کے ساتھ جڑی تو منقبت کی نفی کا سبب بنادی گئی۔۔۔!!!

حالانکہ بعد والے اولیاء کرام میں سے اگر کسی کو بچپن میں معرفتِ الٰہیہ سے حصہ ملا تو ہم صبح و شام اسے بیان کرتے نہیں تھکتے، لیکن ناانصافی ہے تو فقط مولائے کائنات سے۔۔۔!!!

مامون عباسی کا مناظرہ:

اس سلسلے میں مامون عباسی اور چند فقہاء جن میں قاضی اسحاق بن ابراہیم بھی تھے، ان کے بیچ ہونے والے مناظرے کا قصہ فائدہ سے خالی نہ ہو گا۔ لہذا سطورِ ذیل میں اس کا کچھ حصہ ذکر کیا جاتا ہے:

مامون عباسی نے اسحاق بن ابراہیم قاضی سے کہا:

يا إسحاق، أيّ الأعمال كانت أفضل يوم بعث الله رسوله؟

اے اسحاق!

جس وقت اللہ جل وعلانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا اس وقت سب سے بہتر عمل کونسا تھا؟

اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے کہا:

الإخلاص بالشهادة.

اخلاص کے ساتھ توحید و رسالت کی گواہی دینا۔

مامون عباسی نے کہا:

أليس السبق إلى الإسلام؟

کیا اس وقت "اسلام کی طرف سبقت" سب سے بہتر عمل نہ تھا؟

اسحاق نے کہا: ایسا ہی ہے۔

مامون عباسی نے کہا:

اقرأ ذلك في كتاب الله تعالى يقول: وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ، إنما عنى من سبق إلى الإسلام

اسے اللہ تعالی کی کتاب میں پڑھ لو، رب کریم جل وعلا فرماتا ہے:

اور سبقت کرنے والے ہی سبقت کرنے والے ہیں، وہ ہی مقربین ہیں۔

اللہ جل وعلانے اسلام کی جانب سبقت کا ارادہ فرمایا ہے۔

پھر مامون نے کہا:

فهل علمت أحدا سبق عليّا إلى الإسلام؟

کیا آپ کسی کو جانتے ہو کہ جس نے مولائے کائنات سے پہلے اسلام کی طرف سبقت کی ہو؟

اسحاق نے کہا:

يا أمير المؤمنين، إن عليا أسلم وهو حديث السن لا يجوز عليه الحكم، وأبو بكر أسلم وهو مستكمل يجوز عليه الحكم.

اے امیر المؤمنین!

حضرت علی جب اسلام لائے تو کم سن تھے، ان پر کوئی حکم نہیں لگتا تھا اور ابو بکر صدیق اسلام لائے تو عمر کے کمال کو پہنچ چکے تھے، ان پر حکم لگتا تھا۔

مامون عباسی نے کہا:

أخبرني أيهما أسلم قبل ، ثم أناظرك من بعده في الحداثة والكمال.

مجھے یہ بتاؤ کہ پہلے اسلام کون لایا؟ پھر اس کے بعد میں تم سے کم سنی اور بڑی عمر کے مسئلہ میں گفتگو کروں گا۔

قاضی اسحاق نے کہا:

عليّ أسلم قبل أبي بكر على هذه الشريطة.

شرطِ مذکور کے ساتھ حضرت علی سیدنا ابو بکر صدیق سے پہلے اسلام لائے۔

مامون عباسی نے کہا: درست۔

پھر کہا:

فأخبرني عن إسلام عليّ حين أسلم: لا يخلو من أن يكون رسول الله صلّى الله عليه وسلم دعاه إلى الإسلام، أو يكون إلهاما من الله؟

پس مجھے حضرت علی کے ایمان کے بارے میں بتاؤ کہ جب آپ اسلام لائے تو:

یا تو آپ رسول اللہ ﷺ کی دعوت پہ اسلام لائے یا (رسول اللہ ﷺ کے واسطہ کے بغیر محض) الہامِ خداوندی سے۔۔۔؟

قاضی اسحاق کا کہنا ہے کہ میں سوچ میں پڑ گیا تو مامون نے کہا:

لا تقل إلهاما فتقدّمه على رسول الله صلّى الله عليه وسلم؛ لأنّ رسول الله لم يعرف الإسلام حتى أتاه جبريل عن الله تعالى.

یہ مت کہو کہ (رسول اللہ ﷺ کی دعوت کے بغیر محض) الہام سے ایمان لائے ورنہ تم مولا علی کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھا دو گے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی تفصیلات اللہ جل وعلا کی طرف سے جبریل کے آنے سے پہچانیں۔

قاضی اسحاق نے کہا:

أجل، بل دعاه رسول الله إلى الإسلام.

درست کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے مولا علی کو اسلام کی دعوت دی۔

مامون نے کہا:

يا إسحاق فهل يخلو رسول الله صلّى الله عليه وسلم حين دعاه إلى الإسلام من أن يكون دعاه بأمر الله أو تكلّف ذلك من نفسه؟

اے اسحاق!

رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت علی کو دعوت دی، یا تو حکمِ الٰہی سے دعوت دی یا اپنی جانب سے تکلف کیا؟

اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں سوچ میں پڑ گیا تو مامون عباسی نے کہا:

يا إسحاق، لا تنسب رسول الله إلى التكلف؛ فإن الله يقول: وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ

رسول اللہ ﷺ کی طرف تکلف کی نسبت مت کرنا کیونکہ اللہ جل وعلا فرماتا ہے:

(اے حبیب آپ فرماؤ کہ) میں تکلف (اور بناوٹ) کرنے والوں سے نہیں ہوں۔

قاضی اسحاق نے کہا:

أجل يا أمير المؤمنين، بل دعاه بأمر الله.

جی ہاں!

اے امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو حکمِ خداوندی سے دعوت دی۔

مامون عباسی نے کہا:

فهل من صفة الجبار جل ثناؤه أن يكلّف رسله دعاء من لا يجوز عليه حكم؟

تو کیا خالقِ کائنات کی شان ہے کہ اپنے رسولوں کو ان لوگوں کو دعوت دینے کا مکلف بنائے جن پہ کوئی حکم ہی نہ لگتا ہو؟؟؟

قاضی اسحاق نے کہا:

أعوذ بالله! اللہ کی پناہ۔

مامون نے کہا:

أفتراه في قياس قولك يا إسحاق: «إن عليا أسلم صبيّا لا يجوز عليه الحكم» قد كلف رسول الله صلّى الله عليه وسلم من دعاء الصبيان ما لا يطيقون، فهو يدعوهم الساعة ويرتدّون بعد ساعة، فلا يجب عليهم في ارتدادهم شيء ولا يجوز عليهم حكم الرسول عليه السلام، أترى هذا جائزا عندك أن تنسبه إلى الله عزّ وجلّ؟

اے اسحاق!

تم نے کہا تھا: حضرت علی بچپن میں اسلام لائے تھے اور ان پہ کوئی حکم نہیں لگتا تھا۔

اس کے پیشِ نظر بتاؤ کہ: کیا رسول اللہ ﷺ کو اس چیز کا مکلف بنایا گیا کہ وہ بچوں کو اس چیز کی دعوت دیں جس کی بچوں میں طاقت ہی نہیں؟ ایک گھڑی رسول اللہ ﷺ انہیں دعوت دیں اور کچھ دیر بعد وہ (اسلام سے) دوبارہ پھر جائیں اور ان کے ارتداد کی صورت میں ان پر کچھ بھی لازم نہ ہو اور نہ ہی ان پر رسول اللہ ﷺ کا حکم لگے؟ بتاؤ کیا تمہارے نزدیک اس چیز کی اللہ جل وعلا کی طرف نسبت جائز ہے؟

قاضی اسحاق نے کہا:

أعوذ بالله! اللہ کی پناہ۔

مامون عباسی نے کہا:

يا إسحاق، فأراك إنما قصدت لفضيلة فضّل بها رسول الله صلّى الله عليه وآله وسلم عليّا على هذا الخلق، أبانه بها منهم ليعرف مكانه وفضله،

اے اسحاق!

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی فضیلت ہے جس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ نے مولا علی کو ساری مخلوق پر فضیلت دی۔ حضرت علی کو سب لوگوں کے بیچ سے اس فضیلت کے ذریعے ممتاز فرمایا تاکہ مولا علی کا مقام اور فضیلت پہچانی جاسکے۔

مامون عباسی نے مزید کہا:

ولو كان الله تبارك وتعالى أمره بدعاء الصبيان لدعاهم كما دعا عليا؟

اگر اللہ جل وعلا نے رسول اللہ ﷺ کو بچوں کو دعوت دینے کا حکم دیا ہوتا تو جیسے حضرت علی کو دعوت دی تو باقیوں کو بھی دعوت دیتے؟

قاضی اسحاق نے کہا:

بلی. کیوں نہیں۔۔۔!!!

مامون نے کہا:

فهل بلغك أن الرسول صلّى الله عليه وسلم دعا أحدا من الصبيان من أهله وقرابته- لئلا تقول إن عليا ابن عمه-؟

کیا تمہیں ایسی کوئی اطلاع ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل و قرابت میں سے کسی بھی بچے کو دعوت دی ہو؟ تاکہ تم یہ نہ کہو کہ حضرت علی رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد ہیں (اس لیے انہیں دعوت دی۔)

قاضی اسحاق نے کہا:

لا أعلم ولا أدري فعل أو لم يفعل.

میں نہیں جانتا اور مجھے کوئی خبر نہیں کہ آپ ﷺ نے ایسا کیا یا نہیں۔

مامون نے کہا:

يا إسحاق، أرأيت ما لم تدره ولم تعلمه هل تسأل عنه؟

اے اسحاق!

بتاؤ جس بات کو تم نہیں جانتے اور تمہیں اطلاع نہیں، کیا اس کے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا؟

قاضی اسحاق نے کہا:

لا. نہیں۔

مامون نے کہا:

فدع ما قد وضعه الله عنا وعنك.

پھر اس بات کو چھوڑ دو جس کا بوجھ اللہ جل و علا نے ہم سے بھی ہٹا دیا اور تم سے بھی ہٹا دیا۔

(العقد الفرید 352/5 ، 353)

حاصلِ مناظرہ: یہ ہے کہ مولائے کائنات کا بچپن میں اسلام دعوتِ مصطفوی سے تھا اور وہ دعوت حکمِ خداوندی سے تھی۔ اور مولائے کائنات مولا علی کو خالقِ کائنات نے یہ امتیازی شان عطا فرمائی کہ انہیں بچپن میں دعوت دی گئی اور یہ فضیلت آپ کے علاوہ کسی کے لیے معروف نہیں۔۔۔!!!

پس: بچپن کا اسلام مولائے کائنات کی "مسلمِ اول" ہونے کی منقبت کو چار چاند لگانے کا ذریعہ ہے، نہ یہ کہ "بچپن" کے لفظ کا اضافہ کر کے اس منقبت کو معمولی شمار کیا جائے۔

بالغ اور نابالغ کی تفصیل؟

بعض حضرات اس مسئلہ کو اس انداز میں بیان کرتے ہیں کہ:

عورتوں میں سب سے پہلے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ اسلام لائیں۔ بچوں میں سے حضرت علی۔ آزاد مردوں میں سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق۔۔۔ الخ

اس اندازِ بیان پر ہمیں تحفظات ہیں۔

ان تحفظات کے ذکر سے پہلے اس بات کا برملا اعتراف کرنا چاہوں گا کہ:

یہ اندازِ بیان سلف صالحین کی جانب منسوب ہے۔ لیکن سلف صالحین کی جانب سے اس اندازِ بیان کا عذر ہماری نظروں میں موجود ہے جسے ہم بعد میں ذکر کریں گے۔

فی الحال سوال یہ ہے کہ:

اس اندازِ بیان کا سبب کیا ہے؟

اگر اس اندازِ بیان کا سبب یہ ہے کہ آپ سے پوچھا گیا:

سب سے پہلے اسلام لانے والی عورت، سب سے پہلے اسلام لانے والے نابالغ شخص، سب سے پہلے اسلام لانے والے آزاد بالغ مرد کا نام بتائیں۔۔۔!!!

اگر آپ کی گفتگو اس قسم کے سوال کے جواب میں وارد ہوتی ہے تو یہ اندازِ بیان سمجھ میں آتا۔ لیکن اگر سوال اس انداز میں کیا جائے کہ:

مسلمِ اول کون ہے؟ پہلا مردِ مؤمن کون ہے؟

اب جواب میں کہنا کہ:

عورتوں میں سب سے پہلے ام المؤمنین سیدہ خدیجہ، بچوں میں سے حضرت علی، آزاد مردوں میں سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق۔۔۔ الخ

سوالِ مذکورہ بالا کا اس انداز میں جواب سمجھ سے بالاتر ہے۔۔۔!!!
اگر کہا جائے کہ:
روایات کے بیچ تعارض کی وجہ سے یہ اندازِ بیان اختیار کیا گیا ہے تو میں کہوں گا کہ:
تعارض کا دعوی درست نہیں۔ جیسا کہ سطورِ بالا میں بیان ہو چکا۔
مولائے کائنات کے علاوہ چاہے جنابِ سیدنا ابو بکر صدیق ہوں یا حضرت زید بن حارثہ ہوں، کسی کے بارے میں کوئی ایک صریح حدیثِ مرفوع موجود نہیں جو کہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق مسلمِ اول ہیں یا حضرت زید بن حارثہ مسلمِ اول ہیں، بر خلاف مولائے کائنات کی ذاتِ والا کے کہ آپ کے بارے میں حدیثِ مرفوع تواترِ معنوی کے ساتھ موجود ہے، پھر تعارض کیسا؟
اور اگر احادیثِ موقوفہ کی بات کی جائے تو جب بھی مولائے کائنات کے بارے میں احادیثِ موقوفہ درجۂ تواتر پر فائز ہیں، بر خلاف سیدنا ابو بکر صدیق کے کہ آپ کے حق میں تواتر منتفی ہے، اسے اگر صورۃً تعارض مان لیا جائے تو متواتر کا رجحان واضح، پھر اس اندازِ بیان کی کیا حاجت باقی رہ جاتی ہے؟
لہذا ہونا یہی چاہیے کہ جب مسلمِ اول کے بارے میں سوال ہو تو جواب میں برملا کہا جائے:
مولائے کائنات مولا علی مشکل کشا شیر خدا اکرم اللہ تعالی وجہہ الکریم
یا بزبانِ اقبال:

مُسلمِ اوّل شہِ مرداں علی　عشق را سرمایۂ ایماں علی

سلفِ صالحین کا عذر:

رہی بات ان سلفِ کرام کی جن سے یہ اندازِ بیان منقول ہے اور ان میں امام ابو حنیفہ کا نام بھی ذکر کیا جاتا ہے، اگر واقعی ان سے ثابت ہو تو ان کے حق میں عذر واضح ہے۔ کیونکہ ان کے

دور میں مولائے کائنات کا نام لینا آسان نہیں تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ حکمرانوں کی جانب سے خاندانِ رسول ﷺ کے ساتھ وہ سلوک کیا جاتا رہا جو کسی ازلی دشمن کے ساتھ بھی نہیں کیا جاتا۔ ایسے حالات میں عظمتِ آلِ رسول ﷺ بیان کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ سو ہم ان اکابر کے بارے میں یہی گمان رکھتے ہیں کہ:

دراصل وہ امت کو مسلمِ اول کی اطلاع دینا چاہتے تھے، لیکن جب کھل کر مولا علی کا نام لینے کی اجازت نہ تھی تو ایسا اندازِ بیان اختیار کیا جس سے مسئلہ بھی سمجھا دیا اور حکمرانوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے سے بھی محفوظ رہے۔

لیکن وہ سختیاں ہمارے سامنے تو موجود نہیں، پھر ہم کیوں اس اندازِ بیان کو اختیار کریں ؟؟؟

ہاں! ہمیں یہ معاملہ ضرور درپیش ہے کہ اس وقت جو مذہبی طبقہ ٹھیکیداری کر رہا ہے، اس کے سامنے جو شخص بھی آلِ رسول ﷺ کا نام لیتا ہے وہ لوگ اس کے بد عقیدہ ہونے کا فتوی دے دیتے ہیں۔

لیکن مردانِ حر کے لیے یہ کوئی ایسا عذر نہیں جس کی وجہ سے دوٹوک اندازِ بیان سے رو گردانی کی جائے۔

لہذا ہم برملا کہتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

مُسلمِ اوّل شہِ مرداں علی   عشق را سرمایہءِ ایماں علی

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعة العین ۔ سکھر

29 رجب المرجب 1443ھ / 03 مارچ 2022ء